كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۱۹ ۶ ۳

# شاہدِ غم

۱۳ ہجری ۵۰

## یعنی قطعاتِ تاریخ

۱۹ ۶ ۳۱

بیادگار وفات حسرت آیات وحید زماں ۞ شاعر نازک خیال مشہور ملک ۞ ماہ منیر آسمان بلاغت

۱۹ ۶ ۳۱ ۞ ۱۹ ۶ ۳۱ ۞ ۱۹ ۶ ۳۱

میر مجلس سخنوران ۞ صدر فلک حافظ شیراز

۱۳ ۵۰ ۞ ۱۳ ۵۰

سنیک جناب میرزا محمد تقی بیگ صاحب جمالی مائل دہلوی

مرتبہ حضرت العباد ناچیز سید انور علی سانبھری ۞ سابق افسر پولیس حال پنشن یاب محبِ کامل مائل

۱۹ ۶ ۳۱ ۞ ۱۹ ۶ ۳۱

حسب الارشاد جامع فنون جناب لالہ منشی چند بہاری لال صاحب صبا

رئیس گنج گھرجے پور جانشین جناب مائل

بہیرالال پریس جے پور میں منشی باکمال شمس الدین نے چھاپا

۱۹ ۶ ۳

# مرقع حالات حیات مائل

١٣٥٠

(جس کے ہر جملہ سے سن وفات میرزا مائل ہوشمند حاصل ہے)

١٩٣١

آپ کا سلسلہ حسب ونسب شرفائے شاہجہان آباد سے ہی ملتا ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ صاحب
کمال شاہ ہمایوں کے دوسرے دور سلطنت میں۔ ایران سے ہمراہ لشکر بادشاہ
دہلی آئے تھے۔ یہاں آکر اون کو فوجی مناسب جلیلہ پر ممتاز کیا گیا۔ یہ سلسلہ جنگ غدر
تک چلا۔ آپ کا سلسلہ ننھیالی باب عطا نواب سعد اللہ خاں۔ وزیر سعد بادشاہ شاہجہاں
تک پہونچتا ہے۔ آپ کی ولادت غدر سے پانچ سال قبل۔ سن ایکہزار آٹھ سو باون میں محلہ
باب علم ٹیا محل ہوئی۔ وہاں آپ کا اپنا خاندانی مکان تھا۔ آپ کا اسم صحیح میرزا محمد تقی بیگ
رکھا گیا۔ آپ کے والد مرزا مغل بیگ نام تھے۔ آپ کی ابتدائی علم آموز تعلیم دہلی میں رواج
قدیم کے مطابق ہوئی۔ اسی زمانہ میں آپ کو شاعری کا شوق بھی ہوا۔ تخلص بلا تامل مائل رکھ
گنج مناقب انور دہلوی کو کلام دکھاتے رہے۔ مگر دور انقلاب غدر سے۔ آپ بکنارے
زمانہ دہلی چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ اول آپ بفکر معاش گوالیار گئے۔ وہاں سے وہ نا
کامیاب رونق افروز جے پور ہوئے۔ یہاں بھی گردش روزگار نے قطعی ساتھ نہ چھوڑا
کہ صرف عدالتی اہلکاروں میں ہی ملازمت ملی۔ یہ آپ کی عجب قناعت طبعی تھی کہ اوسی سلسلہ
پامالی ہی میں عمر گرانمایہ گزار دی۔ اور یہانتک کہ پنشن دائمی حاصل ہوئی۔ لیکن فکر شعر
کو امید معاش پر مقدم جانا۔ یہاں انقلاب سلطنت کی وجہ سے بڑے بڑے چیدہ اہل
کمال جمع ہوگئے تھے۔ والاجاہ انور و ظہیر و آگاہ بھی آگئے تھے۔ بزم رفاق سخن بے حد ترقی
پر ہوئی۔ میرزا نے بھی اس معرز فن شعر کو معراج کمال تک پہونچایا۔ آپکی طبیعت نازک

زبان کمال انتہا پسند واقع ہوئی تھی۔ اسلئے مفسر فن کلام اوستاد الور کے بعد جناب معلّے بحر العلوم مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم سے رجوع ہوئے۔ یہاں میرزا نے وہ فیض پایا۔ کہ تمام دنیائے سخن نے استاد اجل مان لیا۔ آپ کو فکر معاش ہی کم نہ تھی کہ محترم بیگ و محمد بیگ دو جوان پسران دلبند کا انتقال ہوگیا۔ اس صدمہ سے وہ تیک دل زندہ درگور ہو چکے تھے۔ نہ دل میں علمی جوش باقی تھا نہ زبان میں قوت بیان۔ مگر دل میں ایک بحر اکبر شاعری موجزن تھا جس نے دل آزار رنج و فکر کا بالکل اثر نہیں ہونے دیا۔

آپ کی شاعری حاوی مضامین عمدت۔ مطلع آفتاب ندرت۔ تعین رفعت خیال۔ مرارت خوبی کلام۔ شوخی الفاظ زبان۔ مضبوطی اصول بندش کے اعتبار سے بحیثیت ممیز فن موجود اور شعرائے ہند سے بڑی سبقت لئے ہوئے ہے۔ جسکا علی ثبوت مقبول یہ ہے۔ کہ صدہا قابل۔ عالم۔ فاضل۔ ادیب وحید۔ میرزا کی شاگردی میں شوق سے آئے۔ اور وہ سب صاحب کمال کامل ہوئے۔ ان میں سے چند صاحب راہی ملک عدم ہو چکے چند آج بقید حیات ہیں۔ بعض صاحب کمال صاحب دیوان بھی ہوئے ہیں۔

افسوس صد افسوس کہ یہ خدائے سخن زاہد نیک۔ بروز جمعہ بحمود اونیس جمادی الاول مطابق دوم اکتوبر۔ قبل از بارہ بجے دن جب کہ پنشن وا جبی لینے گئے تھے۔ انتقال کر گئے رحمت حق ابود انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نے بحساب عیسوی اناسی سال اور بحساب ہجری بیاسی سال کی عمر کامل پائی۔ مرحوم نے یک رنگ نے یادگار میں ایک پسر حشمت بیگ۔ اور قریب سا ٹھ جزو کا کلام لاجواب چھوڑا جو عنقریب طبع ہوکر زیب نگاہ شائقین ہوگا۔ بیا دگار وفات میرزا مائل مرحوم آجتک جو قطعے۔ نوحے۔ مرثیہ۔ زیب قرطاس ہوئے۔ وہ حقیقت میں مرحوم کے اوصاف حسن اور کمال شاعری گہر سنجی کے صحیح ترجمان ہیں خدا مرحوم کی عاقبت محمود فرمائے۔ عز وجاہ

فردوس ہشتم نصیب ہو۔ کلام بے بدیل کی اشاعت فرمائے۔ آمین یارب باکرم ایزد پاک۔ ثم آمین۔

## رہنمائے توضیحات

۱۳۵۰ھ

اس رسالہ میں بعض احباب گہرپاش نے۔ اکثر شعرائے اہل کمال کا۔ ذکر جمیل فرمایا ہے لیکن اونکا صرف تخلص درج کیا ہے جس سے اونکے اسمائے کیا معلوم نہیں ہو سکتے ۔ ان میں بھی جو صاحب ہنر بقید حیات ہیں۔ اور اونکے قطعات سند بھی شامل ہیں۔ ان سے ان محبان نیک سیر کے ناموں کا پتہ معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن جو صاحب بقید حیات رونق جہاں نہیں ہیں اونکے اسمائے بزرگ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) شاعر نازک کلام جناب احمد مرزا خانصاحب آگاہ دہلوی۔ یادگار کامل غالب

(۲) سلطان الشعراء اسبق زبان جناب نواب امراؤ مرزا صاحب انور۔ یادگار لطیف خاقانی

(۳) جناب خواجہ قمر الدین خانصاحب زیب جہاں۔ راقم نبیرۂ واصل حق غالب دہلوی

(۴) ابو البیان جناب مولانا مولوی سلیم الدین احمد صاحب مقبول جہاں تخلص نارنولی

(۵) ابو البرہان بزرگ جناب مولوی سلطان الدین احمد صاحب بیرجمالی عثمانی۔

(۶) عالیجناب مولوی محمد احتشام الدین احمد صاحب۔ شوکت عثمانی نارنولی مقبول الہ

(۷) عالیجناب فصیح کامل مولوی محمد کرامت علیصاحب اعجاز نارنولی۔

(۸) یکتائے زمانہ طوبی جناب میر حیدر حسن صاحب زکی۔

(۹) جناب حمید قاضی محمد حسین صاحب۔ منشی فصیح عالم۔

(۱۰) نادر العصر عالیجناب مرزا محمد بیگ صاحب محوی۔

(۱۱) صاحبزادہ جناب احمد علیخان صاحب رونق ٹونکی۔

(۱۲) گنج مناقب عالیجناب نواب ظہیر الدین حسین صاحب۔ ظہیر واصل حق۔

کمترین ... ۱۳۵۰ھ

## یا غفار یا والی

۱۳۵۰

## عنایات ایزدی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۵۰

## قطعات تاریخ ملال یاد مائل

۱۹۸۸

### کرم گستر صاحب فیض - کامل دہر جناب مولانا شاہ ولی الرحمان صاحب چاچالی

۱۳ ۱۳۱ ۶ ۹ ۱ ۵ ھ

### رہنمائے حق مرشد زادہ مائل مرحوم

۱۳ ھ ۵۰

چوں رفت ز دنیا سوئے عقبیٰ مائل
از تخرجہ ہیم بگو سال وصال

واللہ کہ جان داد و بحق شد واصل
مائل بحقیقت بحقیقت مائل۔
۱۴۰۳ - ۵۳ = ۱۳۵۰ھ

### ناظم الملک علامۂ کلام - مولوی سید معشوق حسین صاحب اطہر ہاپوڑی

۱۳ ھ ۵۰ ۱۳ ھ ۵۰

میرزا مائل ہمیں شیوا زبان دہلوی
از رحیلش رفت لطف شعر از بزم سخن
ہمصفیر و ہمنوا و ہم زبانم بودہ است
آوخ آوخ از کہ خواہم داد شعر خود کنوں
بہر تاریخ وفاتش رفتہ ام بر طرز نو
بسکہ مائل از ہمہ گوئے ذلاقت بردہ است

برکشیدہ رخت ہستی چوں بگلزار جناں
از وفاتش رائیگاں شد شوخی حسن بیاں
در فراقش دل طپاں و دیدہ دارم خونچکاں
جائے آں باشد زنم مہر خموشی بر زباں
کس نہ گفت ست ایں چنیں تاریخ از پیشینیاں
مثل او اطہر نمی بینم ذلیقے در جہاں

سال ہجری نیز گفتم در حروف ذو النقی
رفت در جنت نظام شعر و فخر شاعران
۱۲ ھ ھ ۵۰

## دیگر مرثیہ وفات فرد ملک مائل
۱۹ ھ ھ ۱۳

دیدہ ام خونابہ ریز است و دلم اندوہگین — بر وفات میرزا مائل سخنگوئے متین
آنکہ ذات اقدس او بود فخر روزگار — آنکہ شخص کامل او بود تاج شاعرین
آنکہ فکر عالی او نیز معنے یاب بود — آنکہ طبع نازک او بود مضمون آفرین
شعر را پرورد در دامان خود ہفتاد سال — شعر را بر عرش برد و رفت خود زیر زمین
راست می گویم کہ باشد راست گوئی شیوہ ام — صاحب طرز جدید و بود طرزش دلنشین
می تواں گفتن اندریں شہر لبیبی درفن شعر — کس نبودش ہمنوا و ہمزبان و ہمقرین
لفظ لفظش کیف آور چوں شراب تند بود — بس کہ از خمخانہ کوثر بدش پر ساتگین
شاعرے کش بود اقلیم فصاحت زیر حکم — ناطقے کش ملک معنی بود در زیر نگین
فکر او در طارم عرش بریں آمد مسیر — شعر او در آسمان ہفتمیں آمد زمین
مائل اندر جمع بودہ افتخار راستاں — مائل اندر بزم بودہ اعتبار راستین
مائل از دہر و حلاوت از سخن شد ناپدید — ور مذاقم تلخ تر باشد ز حنظل انگبین
از لبش میریخت در ہائے مضامین در سخن — صد چو عمان داشت بحر بیکراں در آستین
گر زمین را آسمان گفتے یقین بشناختم — ایں قدر مطبوع خاطر بود حرفش دلنشین
جائے دارد موسیٔ طور سخن گر خوانمش — شوخی صد برق ایمن داشت در طبع متین
مادر گیتی نخواہد زاد فرزندے چو او — گرچہ آں آبستنی صد بار باشد بعد ازیں
پائے چوں بگذاشت مائل بر در دار السلام — جائے خالی کرد و رضواں سود بر بالیں جبین

نغمہ‌ات بشنید سر گرد چون در بزم خلد | مرحبا اللہ گفت غلماں بارک اللہ حور عیں
سر دلش تنہا دگر دون داغ مرگ دو پسر | ولے گر باشد پدر بعد از پسر اندوہگیں
لیک آئینش رضا و شیوہ اش تسلیم بود | بر جبینش از غم و اندوہ نمی افتاد چیں
استوارم نیست مائل دہر را پرداخت است | زانکہ می بینم جہانی پُر ز حرفش ہم چنیں
روز مرگش روز رستاخیز باشد در جہاں | نالہ می روید فغاں می خیزد از جان حزیں
گو شود اختر صبا و عاصم و جوہر و رزمی | ہر یکے در ماتم استاد خود باشد غمیں
بلکہ شاگرداں صبا را جانشیں ورزیدہ اند | جانشیں مستحق باشد صبا خود بالیقیں -
آمدے اندر وجہ نیاید با ہمہ بر جائے شیر | شیر را ہموارہ باشد جانشیں شیر عریں
از شہرہا تا یکی شب کم نہ گردد نیم سار | تا نشد تاباں ماہ ہرگز و لیلی مہر مبیں
نیست آساں زخمہ بر چنگ سخندانی زدن | باب استادی نباشد ہر تہیں و ہر کہیں
مائل دلدادہ دوست بود دوستی را میرسد | در فراق دوست ماتم کردن و آہ و انیں
آمدہ آخر کار عاقل نیست فریاد و فغاں | لب بہ بند و تن بزن دم در کش و خامش نشیں
رحمۃ اللہ تعالیٰ روحہ تا صبح حشر | برّد اللہ ثراہ تا بہ ہنگام یقیں -

ہر تاریخ وفاتش نخلبند خلد گفت
شاد دل باشد جہا مایل بفردوس بریں
۵۰ ھ ۱۳

نتیجہ جناب قاضی امین الدین صاحب - اثر اقتباس تنویر
۱۹ ۶ ۳۱ ۱۳ ھ
سکریٹری مشاعرہ کوکب ملک بزم ادب جے پور
۱۹ ۶ ۳۱

مرثیہ جگر دوز مرزا تقی بیگ مائل دہلوی
۳۱ ۶ ۱۹

حیف اے چرخ ستمگر ہائے تیرا انقلاب — تیرے ظلم و جور کی حد ہے نہ ہے کوئی حساب
تیرے ہاتھوں دل میں ہے ہر شخص کے اک اضطراب — گھر کے گھر برباد تو نے کر دئے خانہ خراب

لیکن اتنا تو بتا دے بانیٔ آزار و کیں
انتہا ہو گی کبھی اے کینہ پرور یا نہیں

یہ زمیں والے کہاں سے لائینگے اے آسماں — حضرت مائل سی ہستی اب زمانہ میں کہاں
جن کے ہر انداز سے تھا اک فرشتہ کا گماں — ہو گئے کیا جانے کس پردہ میں جا کر نہاں

ہو گیا تاریک عالم کیا ہوا یہ انقلاب
ڈھل گیا کیا ہائے دنیائے سخن کا آفتاب

کس سے سیکھیں جا کے اب ہم آہ دلی کی زباں — کون باقی ہے کہ ہے اہل ادب اہل زباں
یوں تو ہونے کو بہت سے ہیں یہاں اہل بیاں — اور ہیں بھی تو نہیں وہ نکتہ سنج و نکتہ داں

اس زبان کو فخر تھا جس پر وہ ہستی اب نہیں
اٹھ گیا ہے وہ اردو کا شہ مسند نشیں

وہ بزرگانہ محبت اور وہ فیض اتم — وہ شفیقانہ نصیحت وہ عنایت وہ کرم
یاد آتے ہیں رلاتے ہیں ہمیں اب دمبدم — حضرت مائل تو ہیں اب خوگر گلگشت ارم

اور ہم ہیں مبتلائے درد و غم رنج و محن
ہو گئی ہے اس لئے بزم عزا بزم سخن

اب کریں بزم سخن میں آہ کس کا انتظار — کون آ کر یہ کہے آتے ہیں وہ جدت نگار
اب وظیفہ ختم ہی کرنے کو ہیں طاعت شعار — آہ کس کے واسطے ہو بزم ساری بیقرار

کس کے منہ سے اب سنیں وہ نازک مضمون غزل
اور وہ رنگ خاص وہ جدت وہ شوخی بر محل

کس کا منہ دیکھے سنا کر شعر ہر اک منتہی — کس کو اٹھ کر اب کرے تسلیم ہر اک مبتدی

کون دے یوں دادِ سخن بے رعنایت شعر کی — سچ تو یہ ہے ہے بہت مشکل ادائے منصفی

ہاں مگر یہ آدمیت حضرت مائل میں تھی
شان جسکی کہہ رہی تھی ہے یہی اک آدمی

بات میں شکل محبت اور محبت میں اثر — آنکھ میں طرز مروت اور مروت میں اثر
انکی ہر سکنت عبادت اور عبادت میں اثر — اونکی ہر جنبش طریقت اور طریقت میں اثر

دین ہے اللہ کی یہ بھی جسے دے وہ کریم
زندگی تھی ایک تصویر رخ خلق عظیم

آہ پیدا ہوتے ہیں انساں کبھی ایسے کہیں — کیوں نظر آنے لگے وہ کھا گئی جن کو زمیں
صبر کر ہاں صبر کر تو بھی دل اندوہگیں — بس کلیجہ منہ کو آیا ہو چکی تر آستیں

اب دعائے مغفرت کر حق سے با صد التجا
ہے اگر کچھ پاس تجھکو طرز ارباب وفا

کر اثر اوس بارگاہ رحم گستر میں دعا — اور دعائے مغفرت کے ساتھ یہ بھی التجا
حضرت مائل کو اب جام مئے کوثر پلا — اور انکو جنت الفردوس کر یا رب عطا

باغ جنت میں رہیں اور تیری رحمت میں رہیں
رحمت اللعالمیں کی بزم صحبت میں رہیں

## قطعات سال وفات جناب مائل دہلوی

۱۳۵۰ھ

حیف دنیا سے سدھارا آج وہ — ریختہ کا جس سے روشن تھا چراغ
عمر بھر بھی کہو سکے جس کو سرور — وہ نہیں ہے حضرت مائل کا داغ
ایسی ہستی اب کہاں دنیا میں آہ — تھے بہت با وضع وہ عالی دماغ

دے سنبل بادہ کوثر کے جام
اپنے دست لطف سے محبوب حق
تھا ہیں غمکدر سال رحلت ہیں اثر
کان میں آکر کسی نے کہہ دیا

کر عطا یا رب انہیں جنت کا باغ
دہن میں مئے رحمت کے بھر بھر کر ایاغ
اور پریشاں تھا اسی دہن میں دماغ
گل ہوا ہے آج دلی کا چراغ
۱۳ ھ ۵۰

## قطعہ دیگر بفکر تاریخ۔
۱۳۱ ھ ۹

سچ تو یہ ہے کسی سے مائل کا
جسکے حصہ میں سب ازل ہی سے
اور جب ہاتھ باندھے رہتا ہو
کیوں نہ ہر بزم میں اٹھتے ہولا
بادشہ جب بانی ہی کا تھا
کیا ہوا آہ انقلاب فلک
ہو گئی دنیائے شاعری تاریک
سال رحلت کی فکر تھی جو اثر
تو لکھا یک یہ مصرع حسبت ہوا

ہو سکے کس طرح جواب سخن
آچکی ہو اثر شراب سخن
لطف مضمون ہمرکاب سخن
ہے عدیل اور کامیاب سخن
کس کو تھی اس کے آگے تاب سخن
ہو گیا آج انقلاب سخن
ڈھلگیا جب وہ آفتاب سخن
میں لگانے لگا حساب سخن
جان ایمان آفتاب سخن
۱۳ ھ ۵۰

## قطعہ سوم نیز در سنہ ہجری مطابق مشہد
۱۳ ھ ۵۰

مرزا مایل او ٹھے دنیا سے آج
سال رحلت تو بھی لکھدے اے اثر

جسکے غم سے ہے ہر ایک خاطر ملول
او جہ پیا عاشق نعت رسول
۱۳ ھ ۵۰

## جناب حکیم سید ذاکر حسین صاحب مہ جمال نقوی۔ اثرؔ نامدار طبیب فاضل
## شاگرد رشید ادیب عہد اطہر

حضرت مائل ہوئے جب راہی باغ ارم
شمع بزم نکتہ سنجی گل ہوئی افسوس ہے

جمعہ کے دن ناگہاں دست اجل نے آلیا
کچھ کہی اپنی نہ اوروں کی سنی افسوس ہے

آہ اردوئے معلی کا سخندان اٹھ گیا
اب زباں دہلی کی رخصت ہو گئی افسوس ہے

چل لیا دنیا سے ہائے شاعر نازک خیال
آج بزم شعر سونی ہو گئی افسوس ہے

جسکو کل کہتے تھے ہم کان سخن جان سخن
آج میت اسکی مٹی میں دبی افسوس ہے

ان دنوں ہندوستاں میں کم ہیں قحط الرجال
اس پہ طرہ اور مائل کی کمی افسوس ہے

کہہ رہے ہیں آج رو کر قدر دان مرحوم کے
قدر ہم نے کچھ نہ کی مرحوم کی افسوس ہے

اہل دل لائیں کہاں سے زندہ دل مرحوم کو
اب کہاں سے آئے لطف زندگی افسوس ہے

سال ہجری میں اثرؔ لکھو یہ تاریخ وفات
چھپ گیا بدر منیر شاعری افسوس ہے

## قطعہ دوم بدعا در سنہ عیسوی رقم کرد

فخر دہلی مایل نازک خیال
از جہاں شد مایل ملک بقا

آفتاب آسمان شاعری
شد نہاں زیر زمیں وا حسرتا

چوں بفکر سال بودم اے اثرؔ
طبع من ایں گفت۔ مغفور خدا

## ایضاً در سنہ ہجری

۱۳ ف ۳۹

شاعر ... مرزا محمد تقی بیگ ...

| | |
|---|---|
| مائل خوش خصال و خوش گفتار | رفت از دہر و قرب رحمت یافت |
| طبع من لے آثر پے تاریخ | گفت - دار النعیم جنت یافت |
| | ۱۳ ۱ ۵۰ |

**نتیجۂ نفس جناب اختر مرزا صاحب دہلوی - اختر شاگرد رشید مرحوم جناب مائل**

۱۹ ۶ ۱۱ ۱۹ ۶ ۱۱

| | |
|---|---|
| کیا مائل سے خالی اس جہاں کو | نہ آئی موت مرگ ناگہاں کو |
| کوئی ایسا سخندان و سخن سنج | ملے گا اب کہاں ہندوستاں کو |
| زمانہ ناز کرتا ہے زباں پر | مگر تھا ناز اوس پر خود زباں کو |
| دکھاتا خار سے تھا گل کے جلوے | کوئی قدرت سی قدرت تھی بیاں کو |
| بیاں سنکر چمن کا اوس سے بلبل | قفس میں بھولتی تھی آشیاں کو |
| حرم والے زیارت کے تھے مشتاق | یہ عظمت اوس سے تھی کوئے بتاں کو |
| زمین شعر کو دے کر بلندی | دکھا دیتا تھا نیچا آسماں کو |
| بنا دیتا تھا رشک حوض کوثر | وہ اک جام شراب ارغواں کو |
| اوسی سے شان تھی شیخ زماں کی | اوسی پر ناز تھا پیر مغاں کو |
| سمجھتا عیب تھا وہ نکتہ چینی | کہاں سے لاؤں ایسے نکتہ داں کو |
| یہ اوس کے خلق کا تھا اک کرشمہ | بنانا مہرباں نامہرباں کو |
| یہ ہمت تھی نہ لایا مرتے دم تک | وہ خاطر میں جفائے آسماں کو |
| گزاری خاکساری ہی میں اوس نے | وہی سمجھا تھا کچھ اس خاکداں کو |
| غزل خوانی کے ڈھنگ اب کون سکھلائے | چمن میں عندلیب نغمہ خواں کو |
| بس اب ہے نوحہ خوانی اور اختر | غزل سے کام کیا اوس خستہ جاں کو |
| کہا ہاتف نے یہ مصرع ہے تاریخ | گئے وہ اہل فن باغ جہاں کو |
| | ۱۳ ... ۵ |

جناب بندہ حکیم سید مظفر علی صاحب جیپوری طالب پایہ کمال اختر شاگرد لاجواب جناب کوثر
۱۳۱ ۶ ۱۹ ۱۳۵۰ھ ۵۰ ھ ۱۳

جب گئے دہر سے مایل تو عجب حال ہوا
جو ہوا رنج و الم دل کو نہ وہ حال لکھو
آئی ہاتف کی ندا یہ کہ جناب اختر
عزت و شوکت اقلیم زباں سال لکھو
۵۰ ھ ۱۳

جناب نظیر محمد صاحب صبح بہار آرزو۔ شاگرد صاحب جناب تنویر
۱۳۱ ۶ ۱۹ ۵۰ ھ ۱۳

تھا یہ ارشاد حضرت تنویر
ہوگیا انتقال مائل کا ....
آرزو تو بھی سال رحلت لکھ
جس سے بر آئے مدعا دل کا
میں نے کی عرض کیا لکھوں استاد
غم ہے قبلہ جناب مائل کا ..
۵۰ ھ ۱۳

طالب گوہر کمال سید محمد اصغر علی۔ خلف سعید طالع سید انور علی
۱۳۱ ۶ ۱۹ ۵۰ ھ ۱۳

سعید ازل مایل نیک خو کو
ہوا ہے عطا قصر جنت خدا سے
کرو فکر تا رنج ہرگز نہ اصغر
یہ لکھدو ملا قصر جنت خدا سے
۵۰ ھ ۱۳

جناب منشی اعزاز الدین صاحب جمالی ہیڈ محرر پولس جیپور طالب کمال جناب مائل
۱۳۱ ۶ ۱۹

مایل خلد بریں جب آپ مایل ہوگئے
اس سے ہے اعزاز بیحد درد و غم رنج و ملال
میں زباں سے سال رحلت آپ کا اسکے سوا
کیا کہوں۔ اے شاعر شیریں زبان نازک خیال
۱۳۱ ۶ ۱۹

ابو الوفا معانی فہم جناب مولوی محمد عبد المجید خانصاحب قنوجی

۳۱ ۶ ۱۹

افضل مقبول دوران ۔

۱۳ ۵ ۵۰

| | |
|---|---|
| بسال رنج و شیون ناگہہ | شد افضل مائل حق مائل ما۔۔ |
| کنون ناید جز آیتم بر زبان تاریخ | در یغا مائل ما مائل ما۔۔۔ |

جناب گرامی مولوی سید الطاف حسین صاحب پروفیسر مہاراجہ کالج ۔ جیپور

۱۹ ۶ ۳۱

| | |
|---|---|
| شاعر نادرہ گو حضرت مرزا مائل | سوئے اقلیم عدم رفت ز دار دانش |
| صوری و معنوی از بہر وفاتش تاریخ | گفتہ ام لو زدہ آدینہ بشہر خاس |

۱۳ ۵ ۵۰

نتیجہ فکر درد مند سید محمد انور علی سانبہری ۔ مولف تحفہ ہذا

۱۳۵۰ھ ۱۹ ۶ ۳۱

در صنعت تعمیہ

۱۳ ق ۳۹

| | |
|---|---|
| روز آدینہ میرزا مائل | سوئے دار البقا چو راہی شد |
| گفت از ذوق حضرت عیسےٰ | واصل رحمت الٰہی شد |

۸۰۶ ۳۱ ۶ ۲۹

دیگر تبرک از مصرعہ مائل ۔

۱۳ ھ ۵۰

| | |
|---|---|
| مائل تھے مست بادہ عشق رسول سے | بعد وفات اسکا ہوا ہے ظہور اب |
| فردوس میں یہ کہتے ہیں رضواں جناب کو | حاضر ہے قبلہ جام شراب طہور اب |

۳۱ ۶ ۱۹

## دیگر در صنعت تکرار احسن

۸۸ ۱۹

| | |
|---|---|
| تقی بیگ مائل تھے اک نکتہ سنج | کہ سرسبز تھی جن سے اردو زباں |
| زمانہ میں شاعر ہیں یوں تو بہت | مگر مائل نکتہ داں اب کہاں |
| جو پوچھے کوئی تجھ سے سال وفات | بہ تکرار کہہ دے خدائے زباں |
| | ۵ ھ ۱۳ |

## دیگر در صنعت تجنیس کامل

۳۹ ف ۱۳

| | |
|---|---|
| میرزا مائل جو تھے اک شاعر شیریں زباں | چل بسے افسوس صد افسوس سوئے آخرت |
| سال رحلت کا ایک مصرع میں ہے ہجری عیسوی | فاتح حرب شفاعت - نجم حسن مغفرت |
| | ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۱ع |

## جناب باصفا منشی ترلوکی ناتھ سنگھ صاحب

۸۸ ب ۱۹

## برق نائب حاکم مکرم محکمہ سائرات پٹنہ

۳۱ ع ۱۹

| | |
|---|---|
| مائل نیکو سیر مائل نیکو نہاد | کرد ز دنیائے دوں ناگہاں جنت آباد |
| سال وفاتش بگو برق بصد رنج و غم | زیر زمیں دفن شد مائل مست ابد |
| | ۳۱ ع ۱۹ |

## نتائج طبع جناب سید شکور علی صاحب برق شاگرد نیک سیرت تنویر

۵۰ ھ ۱۳ ۳۱ ع ۱۹

| | |
|---|---|
| اٹھ گیا مالک سخن کا تاجدار | شور برپا ہے یہ ہفت افلاک میں |

حور و غلماں کہہ اٹھے مائل بھی اب
تو بھی لکھہ تاریخ رحلت برق یہ
آ گئے ظل رسول پاک میں
چھپ گئی وہ شمع محفل خاک میں
۱۳ ۵۰ ۵

مجمع جاہ و جلال جناب مولانا حاجی محمد انوار الرحمن صاحب بسمل

۱۳ ۵۰ ۵

مات مائل الشهير بالاديب الدهلوى
قد سمعنا صوت رضوان على باب الجنان
المولع في مدح المصطفى نور الكونين
اطلع بروح و ريحان و جنان النعيم
۱۳ ۵ ۵۰

مؤقر جناب منشی عبد الحمید خاں صاحب بہار رئیس الٹیکڑ راج لوہین

۱۳ ۵ ۵۰ ۱۹ ۶ ۱۳

وہ مائل تھی بیگ اب چل بسا
بہار حزیں سال رحلت یہ لکھہ
کہ تھا جس سے عزو وقار سخن
گیا اشرف تاجدار سخن
۱۹ ۶ ۱۳

طالب ادب جناب منشی حکیم متین علی صاحب ہمدم ۔ سبزہ بوستان کلام تخویر

۱۳ ۵ ۵۰ ۱۳ ۵ ۵۰

من سراسیمہ چو از رحلت مائل گشتم
فکر تاریخ وفاتش چو بکردم ہمدم
نیست از رنج و الم سود بگفتا ہاتف
قبلہ فیض رساں بود بگفتا ہاتف
۱۳ ۵ ۵۰

جناب منشی صبور احمد جی صاحب تاثیر ۔ نجم سعادت جناب تنویر

۱۹ ۶ ۱۳ ۱۳

مائل مست شراب شاعری
نکلی تھی تاریخ کی تاثیر نے
چلدئے جنت کو با جاہ و جلال
جان نجم غائبہ لکھا سال وصال
۱۳ ۵ ۵۰

## شمع انجمن جناب قاضی نور احمد صاحب تخلص تنویر اعجاز بیاں

۱۳۱ ۶ ۱۹ ۳۱ ۶ ۱۹

کیا وہ ہستی تھی کہ اک عالم ہے جس کا نوحہ خواں
کیا وہ ہستی تھی کہ روتا ہے جسے سارا جہاں

کیا وہ ہستی تھی کہ اب ممکن نہیں جس کا جواب
کیا وہ ہستی تھی کہ نازاں جس پہ تھا ہندوستاں

کیا وہ ہستی تھی کہ جس کی یاد ہر اک دل میں ہے
کیا وہ ہستی تھی کہ تھیں عالم کی جس میں خوبیاں

کیا وہ ہستی تھی کہ تھا آباد جس سے ملک شعر
کیا وہ ہستی تھی کہ تھی جو شعر کی روح رواں

کیا وہ ہستی تھی کہ تھی جو رونق بزم سخن
کیا وہ ہستی تھی کہ جس پر ناز کرتی تھی زباں

کیا وہ ہستی تھی زمانہ میں مرنجان و مرنج
کیا وہ ہستی تھی جسے روتے ہیں اب پیر و جواں

کیا وہ ہستی تھی کہ شیخ و رند تھے جس کے مرید
کیا وہ ہستی تھی جسے کہتے تھے سب پیر مغاں

جس کا ہر فقرہ تھا خم اور ہر غزل تھی میکدہ
جس کے تھا ہر شعر میں کیف شراب ارغواں

اب غزل سننے سنانے کا مزہ جاتا رہا
پائینگے اہل سخن ایسا سخنداں اب کہاں

زندگی کا لطف ہی جاتا رہا کیوں جیسے آہ
کر دیا تو نے جدا نائل کو مرگ ناگہاں

کیا قیامت ہے قیامت ہائے کیوں آتی نہیں
اب زمیں پر ٹوٹ پڑ ہاں ٹوٹ پڑے آسماں

یادگار ذوق و فخر انور و تسلیم تھا
اب کہاں عالم میں ایسا نکتہ سنج و نکتہ داں

اسکی وہ وضع قدیم اور اسکا وہ خلق عمیم
جس کو آنکھیں ڈھونڈتی ہیں جس کا دل پر ہے نشاں

اب کہوں تو کیا کہوں اور چپ رہوں تو کس طرح
ضبط کی طاقت ہے دل میں اور نہ یارائے زباں

اوسکا مرنا کر گیا بیزار جینے سے ہمیں
اب ملے گر مفت بھی لیں ہم نہ عمر جاوداں

شاعر شیریں زبان شاعر ملک ہند
بس اسی مصرع سے ہے سال وفات انکا عیاں

حال ہے تنویر کو تنزی کی طرح اپنا بھی یہ
بند آنکھیں ہاتھ دل پر لب نوا سنج فغاں

دیگر نیز در سنہ عیسوی اندراج شد

۳۹ ف ۱۳

## دیگر نیز در سنہ عیسوی اندراج شد

۳۹ ۵ ۱۳

آں شاہ سخن مایل در خلد لشد داخل
گر از تو کسے پرسد تنویر سن رحلت

بد نیک ہمہ حالش بد نیک ہمہ قالش
گو فخر سلاطین اقلیم سخن سالش

۳۱ ۶ ۱۹

جناب نیک وجود منشی مسرور احمد صاحب توقیر معنی شناس دفتر تنویر

۳۱ ۶ ۱۹ ۳۱ ۶ ۱۹

از غم مرگ میرزا مایل
فکر سال وصال بد توقیر

کردہ ام نوبتہ النصوح غزل
ہاتفے گفت رفت روح غزل

۳۱ ۶ ۱۹

مسٹر حاکم رائے صاحب ثمر زیب آب مسیحی مشن بک سیلر شاگرد اوج پایہ تنویر

۳۱ ۶ ۱۹ ۳۱ ۶ ۱۹

تقی بیگ رفتہ بسوئے ارم
بگفتا بگوشم ثمر ہاتفے

ذہین و ذکی شاعر ذی شعور
بگو لغیہ سنج شراب طہور

۳۱ ۱۹

جناب مستطاب کالے خاں صاحب لٹو نکی جانباز

۳۱ ۶ ۱۹

مدعا تاریخ مایل سے یہ ہے جانباز کا
مایل مایل رہے رحمت تری داور مدام

دونوں عالم میں رہے مایل کی باقی یادگار
جنت الاعلیٰ میں ہو مرحوم مایل کا مزار

۳۱ ۶ ۱۹

مصرع اولیٰ میں سنہ عیسوی پیدا ہوا
مصرع ثانی سے کرلو سنہ ہجری کا شمار

۵۰ ۵ ۱۳

دونوں عالم میں رہے مائل کی باقی یادگار
جنت الاعلیٰ میں ہو مرحوم مائل کا مزار
۵۰ ھ ۱۳

جناب عالی فہم حکیم خلیق احمد صاحب جمالی ساکن نبت تخلص جمالی تلمیذ ہم محفل مائل
۱۳ ۱۳ ۱۹ ۱۳ ھ ۱ ۱۹

کہہ رہی ہے ہر غزل افسوس ہے
قدر داں مائل جہاں سے اٹھ گیا
شعر کہتا ہے کہیگا تجھ کو کون
کہنے والا دہر سے عنقا ہوا
کیا ہوئی وہ رونق بازار شعر
جس سے تھی طبع رسا ذرّہ ربا
جس سے اصناف سخن کھوٹی ہوئی
جان لیوا یہ کہرا پن ہو گیا
بند ہے میخانہ شعر و سخن۔
چل گئی گلشن میں یہ کیسی ہوا
جامہ گل رنج سے ہے پاش پاش
اب کہاں وہ بلبل جادو نوا
یوں گیا ہے چھوڑ کر پریوں کی بزم
شاعری حوروں کو وہ سکھلائیگا
رنج سے مغموم ہوں میں بھی حکیم
کیا کروں کچھ بس نہیں حکم قضا
سن کے ہاتف نے کہی تاریخ سال
خوش نصیب مائل معجز نما۔
۵۰ ھ ۱۳

طالب جاہ سید محمد جمشید علی جمشید مد عمرہٗ فرزند اسعد و آخری یادگار مائل
۵۰ ھ ۱۳ ۱۳ ھ ۱۹

حضرت مائل گئے کیا سوئے خلد
حشر دنیائے سخن میں ہو گیا۔
کس سے سیکھوں آہ میں فن سخن
اب کہاں ہے کوئی ایسا دوسرا
رنج و غم میں فکر تھی تاریخ کی
کان میں میرے یہ ہاتف نے کہا

سال رحلت کہہ دے اے جمشید تو۔
چلتے پھرتے چل بسے وہ باصفا
۵۰ ھ ۱۳

## جناب مرزا احمد شاہ بیگ صاحب جادو بیان جوہر مراد آبادی۔
## یادگار رنگو منشی انوار حسین صاحب تسلیم سہسوانی۔ و مفتی منشی امیر احمد صاحب
## امیر مینائی ذہین جہاں لکھنوی

رفت مائل چو بہ جیپور برائے پنشن — گرد مسدود ہوا دار قضا حرکت دل
مرگ حق است مگر مرگ غریب الوطنی — میکند فاتحہ خوانی بہ عزیزاں مشکل

بہر ایں مرگ مفاجات نوشتم جوہر
مائل جام مے کوثر دیں شد مائل

## قطعہ ثانی مقبول در سنہ ہجری

مائل دہلوی ز عالم شد — سال او از دل حزیں جستم
از پئے سال رحلتش جوہر — گل شدہ شمع شاعری۔ گفتم

## تیسرا قطعہ بے بہا در سنہ عیسوی

سن کے ہو جاتے تھے سب مسحور مائل کا کلام — شعر گوئی شعر خوانی تھی کہ سحر سامری
ساتھ ہی مغفور کے لطف زباندانی گیا — اٹھ گئی شیریں کلامی رہ گئی نوحہ گری

شہر دہلی رہ گیا جوہر تن بے جان و نور
ہو گئی گل شمع روح بزم شعر و شاعری

## قطعہ چہارم مقسر در سنہ ہجری۔

۱۳ ھ ۵۰

| | |
|---|---|
| حضرت مائل کو آئی یک بیک کیسی قضا | دید آخر کو ترستے رہگئے سب اقربا |
| مصرع تاریخ جوہر نے لکھا یہ فی البدیہہ | شاعر شیوا بیاں یکبار دنیا سے گیا |
| | ۱۳ ھ ۵۰ |

## قطعہ پنجم نیز در سنہ ہجری حبیب اکبر ہم نوشت

۱۳ ۶ ۱۹

| | |
|---|---|
| میرزا مائل روانہ ہو گئے۔ | آگیا افسوس پیغام اجل |
| سال رحلت کا لکھا جوہر نے لکھا | حسرتا شاعر گیا کیا بے بدل |
| | ۱۳ ھ ۵۰ |

## دیگر در صنعت جامع زبر و بینات کامل

۱۳ ۶ ۱۹

| | |
|---|---|
| شاعری کی جسکی کل تک شاعروں میں دھوم تھی | حیف ہے دنیا سے وہی آج شاعر اٹھ گیا |
| یہ زبر اور بینہ بیں سال جوہر نے لکھا | خوش بیاں شاعر گیا ۔ کامل حیا زیبا ادا |
| | زبر ۱۳۵۰ھ بینات ۱۳۵۰ھ |

## جناب منشی مصلح الدین صاحب حیرت ڈر آبدار مائل

۱۳ ۶ ۱۹

| | |
|---|---|
| عجب تھی ہستی مائل بھی اس زمانہ میں | کسی میں اب کہاں ہے کمال شعر و سخن |
| انہی سے روشنی دنیائے شاعری میں تھی | انہی کی ذات تھی بدر کمال شعر و سخن |
| گئے وہ چھوڑ کے دنیائے بے ثبات کو کیا | ہوا ہے جاتے ہی جنکے زوال شعر و سخن |
| وہ کون ہے جسے اونکا الم نہیں حیرت | سن وفات ہے جنکا ۔ جلال شعر و سخن |
| | ۱۳ ۶ ۱۹ |

## جناب والا نہاد منشی حمید الدین حسن صاحب نظامی
## سرشتہ دار محکمہ عالیہ ایکسائز جیسور تخلص پاک جاہ حمید و احسن تلمیذ جناب و بیان مائل

اٹھ گیا آہ آج دنیا سے — مائل خوش بیان و خوش گفتار
اسکے سب دوست تھے وہ سب کا دوست — روتے ہیں اوسکو کافر و دیندار
آہ بزم سخن سے یوں وہ گیا — جیسے گلشن سے جائے فصل بہار
پیر میخانہ اوس سے پوچھتے تھے — رسم و آئین خانہ خمار
صاحب کیف و اہل دل نہاد وہ — بادہ حمد و نعت سے سرشار
ایسی تلقین صبر کرتا تھا — بے قراروں کو بھی آئے قرار
سادگی میں گذاری ساری عمر — سمجھا دنیا کو ہیچ اور مردار
جانتا تھا وہ معرفت سے پُر — اس جہاں کا ہر ایک نقش و نگار
جب وہ لکھتا تھا معرفت کا شعر — آسماں سے اوترتے تھے انوار
آب کوثر سے دھوکے لاتے تھے — ملک اوس کے تخیلات کا ہار
بحر رحمت سے بہتا تھا حق — اوسکو مضمون کے در شہوار
کنز مخفی سے اوسکو ملتے تھے — عالم غیب کے بہت اسرار
فی الحقیقت وہ تھا اولی الالباب — فی الحقیقت وہ تھا اولی الابصار
ایسا انسان کامل و اکمل — نہیں ملتا زمانہ کو زنہار
کیوں اوٹھایا گیا جہاں سے آہ — یہ عدیم المثال و خوش کردار
بولا ہاتف کہ احسن خستہ — راز سربستہ کا کروں اظہار
کہ چکے ختم نعت جب جامی — تب ہوا حکم ایزد غفار
لاؤ مائل کو اس سے نعت سنیں — ہے وہ مداح احمد مختار

| | |
|---|---|
| یک بہ یک یہ سبب ہے جانیکا | یوں گیا اس جہاں سے وہ دیندار |
| وہ سنائیگا تا ابد حق کو | مدحت و نعت سید ابرار |
| اوس کو قرب الٰہی حاصل ہے | دیکھتا ہے خدا کو وہ دیدار |
| اوس کے پلہ یہ ہے خدائے قدیر | اور حامی ہیں احمد مختار |
| رحلت مایل گرامی عصر | لکھہ کے سال وفات کر اظہار |
| ۱۳ ھ ۵۰ | |

## قطعہ دیگر موزونیت زبان فارسی
۱۳ ھ ۵۰

| | |
|---|---|
| آن نقی بیگ مائل دیندار | شاعر خوش بیان و خوش گفتار |
| پاک صورت خجستہ سیرت بود | در حقیقت فرشتہ خصلت بود |
| بود حسان ہند در مدحت | حق تعالے بر آں کند رحمت |
| راز دان محب و ہم محبوب | واقف سر طالب و مطلوب |
| سالک مسلک طریقت بود | رہرو جادہ شریعت بود |
| بود آں تاجدار ملک سخن | فخر ہندوستان و فخر زمن |
| یک بیک رفت آہ زیں عالم | بزم عشرت شدہ صف ماتم |
| فکر تاریخ کرد چوں احسن | گفت ہاتف نہ ماکہ مشفق من |
| شہر ذیل است بہ ز آب حیات | کہ خبر میدہد بسال وفات |

| | | |
|---|---|---|
| ۶۸۴ | یوم آدینہ و بوقت زوال | |
| ۶۶۶ | بزوال آمد آفتاب کمال | |
| | ۱۳ ھ ۵۰ | |

سحر زبان جناب منشی محمد حسین صاحب خنداں لکھنوی نتیجہ ترقی کلام مائل
۱۳۱ ۶ ۱۹ ۵۰ ھ ۱۲

## بصنعت تخرجہ اسے علی

۳۱ ۶ ۱۹

اب تو جے پور کو چھوڑ وہ بھی چلے اور کہیں
جس جگہ حضرت مائل نہیں واں کچھ بھی نہیں

رونق بزم سخن نازش ارباب کمال
جسطرح پھولوں میں گل تاروں میں ہے ماہ جبیں

مانتا تھا انہیں استاد ہر اک اہل زباں
اُنکے اشعار سے محفل کی تھی زیب و تزئیں

کل تو وہ ہم کو نظر آتے تھے چلتے پھرتے
آج ہمکو نہیں ملتا ہے پتہ اُن کا کہیں

ایکدم آنکھوں سے وہ ہو گئے اوجھل کیونکر
آسماں کھا گیا یا کھا گئی ہے انکو زمیں

یوم آدینہ کو وقت ایک بجے قبل نماز
فرض ادا کرنے کو پہونچے وہ سوئے خلد بریں

نعت گوئی کا فرشتوں کو بھی اب شوق ہوا
بہر اصلاح انہیں لیگئے جبریل امیں

دوست احباب عزیز اور اقارب شاگرد
کوئی نالاں کوئی گریاں کوئی مغموم و حزیں

فکر تھی مجھکو کہ میں بھی لکھوں سال رحلت
جو جو شاگرد تھے تاریخیں سبھی لتے ہیں لکھیں

مجھ سے ہاتف نے کہا وہ تو بڑے نکلے ولی
اب تو مائل ہی کی جاگیر ہے فردوس بریں

۱۳۹۶ - ۴۶ = ۱۳۵۰ ء

## قطعہ دوم بسنہ ہجری موزوں نوشتہ

۳۹ ف ۱۲

مے پاک عشق محمدی
رہا شغل مائل بادہ کش
یہ تھی کیفیت اوسی نشہ کی
گئے خلد میں معہ میکدہ

۷۹

صلو علیہ و آلہ
حسنت جمیع خصالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
بلغ العلیٰ بکمالہ

۱۱ ۱۲

۱۳۵۰

## دیگر بصنعت اجتہاد گویند

| | |
|---|---|
| قطب المحققین لکھوں یا اہل اجتہاد | شمس الہدیٰ انہیں کہوں یا اہل اتحاد |
| سنہ بارجس صفت کے عدد جمع ہوں اگر | تاریخ انتقال تقی بیگ آئے یاد |

## صنعت مشہور زمانہ توشیح

| | |
|---|---|
| آج ہیں مبتلائے درد و الم | جملہ شاگرد حضرت مائل |
| طوطیٔ خوش مقال و خوش گفتار | ایک ہی تھے سخنور کامل |
| دہلوی شاعروں میں زینت ملک | غل ہے مطلوب سے ہوئے واصل |
| حرف منقوطہ شعراولی میں | سال بکرم کے ہیں عدد داخل |
| چاروں مصرعوں کے ابتدائی حرف | لکھو ترتیب ہو مگر کامل |
| لکھے جائیں محاذ میں اعداد | عیسوی سال ہوتا ہے حاصل |
| پانچویں مصرعہ میں ہے فصلی سال | سال ہجری چھٹے میں ہے شامل |

## دیگر از فیض مائل قبلہ

| | |
|---|---|
| مائل کے انتقال کا صدمہ کمال تھا | لیتا تھا چٹکیاں ہی میری جان زار میں |
| پہلو بدل بدل کے گزاری تمام رات | آخر کو نیند آ گئی اس اضطرار میں |
| دیکھا یہ میں نے حضرت مائل ہیں سامنے | کی عرض میں جناب کے تھا انتظار میں |
| فرمایا کس لیے تو کہا میں نے اسی جناب | میں اختیار میں ہوں نہ دل اختیار میں |

| | |
|---|---|
| سال وفات آپ کا لکھوں یہ فکر ہے | بے چین ہو رہا ہوں اسی خلفشار میں |
| اپنا ہی شعر پڑھ کے دیا اسکا یہ جواب | دیوان چھوڑ آیا ہوں میں یادگار میں |
| خندان جو تم کو فکر ہے سال وفات کی | اعداد اسطرح سے ہیں فصلی شمار میں |
| ہے مصرع اخیر میں تاریخ انتقال | بے ساختہ یہ نکلا تھا فصل بہار میں |

کیسا ہوا ہوں خوش در میخانہ جبکہ
دروازۂ بہشت کھلا جب مزار میں
۱۳ ف ۳۹

قطعہ دیگر در صنعت عجب لاجواب - کہ ہر جملہ از تاریخ دارد
۱۹ ۶ ۱۳۱ ۱۳ ھ ۵۰

| | |
|---|---|
| طینت فاخر - خیر طلاقت - نادر خصلت خلق بخوبی | شاغل واحد - واعظ اعظم - شیخ گیتی - فخر ملت |
| ۱۳۵۰ ۱۳۵۰ ۱۳۵۰ ۱۳۵۰ | ۱۳۵۰ ۱۳۵۰ ۱۹۳۱ ۱۳۵۰ |
| نور خلعت شاکر عظمت - خازن رافت - خندان خادم | دفتر ندرت مصدر شہرت - زیب فضیلت - رفت بجنت |
| ۱۳۵۰ ۱۳۳۹ ۱۹۳۱ ۱۳۵۰ | ۱۳۵۰ ۱۳۳۹ ۱۳۵۰ ۱۳۳۸ انگلشہ |

مایہ فصاحت جناب مولوی محمد عبدالسلام صاحب ایم اے ایل ایل بی
وکیل والاشان ہائی کورٹ جے پور - تخلص مسلم خیال
۱۹ ۶ ۱۳۱ ۱۳ ۵۰

| | |
|---|---|
| وا دریغا کہ میرزا مائل | زیب جہاں بست رخت راہ عدم |
| نغزگو نکتہ سنج نادرہ کار | خوش زباں خوش قلم خجستہ رقم |
| حامل امتیاز حکمت شعر | باعث افتخار اہل قلم |
| مومن و میر و غالب و انور | یادگار ہمہ بوجہ اتم |
| بد کمالش غنی زگفت و شنود | بد کلامش بری ز مدح و ذم |
| رحمت حق نصیب او بادا | بہ تولائے رحمت عالم |

دوستش اہل مشاعرہ گفتند
رونق بزم شاعری شد کم
۱۳۵۰ھ

ادیب پاک جناب منشی مقرب حسین صاحب ذاکر۔ نوبہار ہدایت تنویر
۱۳۵۰ھ

جب سنا ذاکر نے مائل چل بسے
مسند فیض سخن بے تاج ہے
۱۳۵۰ = ۱۳۰۴

دل سے نکلا ایک نعرہ آہ کا
سال رحلت مائل ذیجاہ کا

از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رزمی منشی فاضل
ہیڈ ماسٹر پہاڑ گنج اسکول جے پور۔ تلمیذ رشید جناب مائل اہل دہلی

ترکیب بند وفات مائل باصفا
۱۳۵۰ھ

کیوں کاوش درون قلق بیشتر ہے آج
ہے جوشش اضطراب قیامت نگر ہے آج

گھبرا رہا ہے آج دل وقف سوز کیوں
یارب یہ کیوں خراب جہاں نظر ہے آج

بھیانک ہے آہ آج یہ کیوں عالم جہاں
کس درجہ بزم وتخلیہ وحشت اثر ہے آج

افزایش ملال وقلق جوشش یاس وغم
ایک ایک سانس عالم حسرت بسر ہے آج

یہ ہے فشار گریہ کہ ہے بولنا محال
اُف آرزوئے عرض کہ خود نوحہ گر ہے آج

اک دل نہیں اُداس زمانہ اُداس ہے
افسردگی شمع دل و دار و در ہے آج

قابو نہیں ہے آج سکون سوز پر یہ کیوں
کیا ہو گیا کہ شدت درد جگر ہے آج

یہ ہے ہجوم صدمہ وہنگامۂ الم
دل پاش پاش اشک فشاں چشم تر ہے آج

ہے روح بے قرار دل زار مضمحل
عالم تمام منظر حسرت مگر ہے آج

ہے کشش جہت کہ پردۂ تصویر یاس ہے
اک دل نہیں اداس زمانہ اُداس ہے

فریاد آج روح بہت بے قرار ہے
کیا ہو گیا کہ جان حزیں سوگوار ہے

سوز دروں سے آگ لگی ہے دماغ میں
رگ رگ مگر فتیلۂ آتش تبار ہے

سینہ ہے ریش ریش تو ہے قلب پاش پاش
ہے جانگزا خیال نفس اشکبار ہے

خاموشیوں سے شورش حسرت ہوئی فزوں
فریاد سے روان تحمل فگار ہے

ہوں وقف سوز گریۂ تمکیں گداز سے
سچ تو یہ ہے کہ حال نہایت نزار ہے

آنکھوں میں آرہا ہے اندھیرا گھڑی گھڑی
سطح زمیں مگر کرۂ تیرہ و تار ہے

ہے سامعہ خراش جگر دوز ہر نوا
ہے عالم نظر کہ کوئی تیرہ زار ہے

کرتا ہوں آہ صورت احباب دیکھ کر
خوش آمدید گریۂ بے اختیار ہے

اے ہم نشیں نہ کہہ کہ مجھے آگیا خیال
یہ کوئی مکر حاسد فتنہ شعار ہے

معیار دانش حق و باطل نہیں رہا
کیسے کروں یقین کہ مائل نہیں رہا

ہے ہے نہ کہہ کہ سینۂ مجروح پھٹ گیا
چپ چپ خدا کے واسطے اُف دل الٹ گیا

کس بے تکلفی سے ادا کر رہا ہے تو
تیرا جگر نہ قاصد ناشاد پھٹ گیا

ہے ہے خدا نخواستہ کیوں بد حواس ہے
سچ مچ نہیں نظام زمانہ پلٹ گیا

مائل ہی کی قسم ہے تجھے اب نہ کر مذاق
تیری ہنسی ہوئی دل مجروح پھٹ گیا

کہہ تو سہی کچھ اور پچھاڑیں نہ کھا بیٹا
اب تو اُمید سے دل غمگیں اُچٹ گیا۔

کیسا اثر ہے آہ یہ تیرے بیان میں
اُمید تھی تو پیش نظر تھا ابھی کوئی
بس بس ہجوم صدمہ و اندوہ و درد و غم
صد حیف اب امید کہاں اور ہمیں کہاں
گرد ملال سے دل مایوس اَٹا گیا
آئی جو یاس سامنے سے کوئی ہٹ گیا
غار عمیق جذبہ و احساس پٹ گیا
تھا سلسلہ جو وجہ سکوں آہ کٹ گیا

وہ مظہر خلوص قدیما نہ کیا ہوا
افسوس ہے کہ رنگ قدامت فنا ہوا

اے ہم نشیں وہ نام ذرا بار بار لے
بالفرض کوئی باعث تقریب گر نہ ہو
ایسے بزرگ اب نہ زمانے میں آئینگے
دنیا میں تھے جو خلوص و وفا تو یہ
پابند وضع اگلے زمانہ کے لوگ ہیں
مڑ کر کبھی منہ نہ دیکھینگے پھیرا جو منہ کہیں
یہ بزم بے چراغ ہوا چاہتی ہے اب
جو جا چکا مثیل اب اوسکا محال ہے
بے مغز بد دماغ تجھے قدر شئے نہیں
آرام تاکہ کچھ یہ دل بیقرار لے
بے وجہ بے تکلف و بے اختیار لے
تصویر ان کی شیشہ دل میں اتار لے
ان سے زمانہ صدق و صفا مستعار لے
ان سے نہ بن کی اے روش روزگار لے
جاتے ہیں دیکھ حضرت مائل پکار لے
رخصت ہوا وہ نیر نصف النہار لے
تو کروٹیں بجس صناعت ہزار لے
بس ہو تو آج تاج سلیماں اُتار لے

وہ بے نیاز پاک نفس آہ چل بسا
یعنی وہ خاکسار شہنشاہ چل بسا

اے آہ وہ نعمتِ شفقت کہاں گیا
محتاج تربیت ہے ابھی اپنی انجمن
وہ آمر خلوص و عنایت کہاں گیا
وہ مصلح قوام فصاحت کہاں گیا

الفاظ حسب حال نہیں اب بیان ہیں — وہ نکتہ رس خطیب بلاغت کہاں گیا

اب شعر گرم گرم سنائیگا کون آہ — وہ شاعر مصور فطرت کہاں گیا

نکھرا ہوا وہ رنگ تغزل ہوا فنا — جان غزل وہ رکن سلاست کہاں گیا

دے آہ آج داد سخن کون برمحل — خوش ذوق وہ شگفتہ طبیعت کہاں گیا

وہ جس کا شعر حامل صد کیف شعریت — وہ کم سخن لطیف لطافت کہاں گیا

اردو کی سینہ کوبیاں دیکھیں کس آنکھ سے — تھا حسن جو زبان کی زینت کہاں گیا

آ ہمدم الوداع کہیں ذوق شعر کو — کہہ تو وہ لطف گرمئی صحبت کہاں گیا

کیف شباب و حسن یہ سب دل کے ساتھ تھا
لطف کلام حضرت مایل کے ساتھ تھا

اے ہم خیال چھوڑ کہاں کا مشاعرہ — مایل نہیں رہا تو رہا کیا مشاعرہ

ہے چار سو ترا وش وحشت یہ حال ہے — سچ کہہ کہ یہ مواحشہ ہے یا مشاعرہ

وہ صدر بزم شعر نہیں ہے اگر یہاں — ہوتا رہے جو ہے بھی ہمیں کیا مشاعرہ

آباد کوئی دیکھ رہا ہو نہیں عجب — سونا مگر ہمیں نظر آیا مشاعرہ

ترغیب التفات و کرم دعوت سخن — مایل کے اہتمام ہی سے تھا مشاعرہ

وہ غیر حاضری کہ جو تھی عارضی فقط — بے کیف اس سے رہتا تھا کتنا مشاعرہ

نکلے ولولے جو کچھ ہو تو امید قدوم سے — تھا میرزا کا اصل میں چرچا مشاعرہ

جائے امید آہ نہ چھوڑی قضا نے اب — بس ہو چکا تمام ہمارا مشاعرہ

بس بس معاف کیجئے مجھکو نہ چھیڑیئے — مایل نہیں ہے آہ تو کیا مشاعرہ

یہ بزم شعر اور خیال جنوں فروز
اب میں ہوں اور نوحۂ مایل بحزن و سوز

للہ سنئے جائیے حضرت کدھر سے چلے
بے اعتنائیاں تو نہ تھیں آپ میں کبھی
ناراض ہیں رزّ بی سے یہ یا نا مگر حضور
کوثر کو اضطراب ہے اختر کو رنج ہے
للہ پاس اطہر و جوہر تو کیجئے
مشتاق اہل بزم رہے آپ چل دئیے
رندانہ کوئی مطلع و مقطع سنائیے
مسموع کوئی عذر نہیں آج کیا ہوا
پابند وضع اہل سلف آپ ہیں مگر

ان چند مضطروں کو کہاں چھوڑ کر چلے
یہ بندگان لطف تو افسوس مر چلے
کیوں چھوڑ کر صبا کو برشتہ جگر چلے
کہتا ہے کچھ عزیز تو حضرت مگر چلے
ہے یہ خلاف وضع گرامی جو کر چلے
کیوں یوں خدانخواستہ کوئی بشر چلے
شفیع بھی بزم شعر کے ہیں کچھ اثر چلے
منت گلہ کہ طنز سبھی بے اثر چلے
اس وقت تو یہ چال بنوع دگر چلے

بے التفات آپ یہ انداز سے سیا
جانتے ہیں آہ آپ جگر خون ہو گیا

ہم مانتے ہیں اپنی خطا اب نہ جائیے
بس حد اعتذار محبت ہوئی تمام
مخلص یہ بے غرض نہ ملینگے جہان میں
دیکھیں جناب حضرت افضل ملول ہیں
بالغرض عزم ہے ابھی تو جلدی ہے ایسی کیا
ہے بلکہ عرض بندہ درگاہ تو یہی
دشمن خدانکردہ پریشان ہوں کہیں
سفر و رنگ نہ جیں نہ منشا وا کہیں کہیں
روکیں کجبر یہ تو میسر نہیں ہمیں

تھی بے رخی کہ سخت سزا اب نہ جائیے
گستاخ ہوں نہ اہل رفا اب نہ جائیے
بس ہو چکے حضور خفا اب نہ جائیے
کہتا ہے بے قرار صبا اب نہ جائیے
پھر جائیگا یاں بخدا اب نہ جائیے
منسوخ کیجئے یہ رضا اب نہ جائیے
در اصل وقت ہی نہ رہا اب نہ جائیے
ہے یہ صلاح نیک بجا اب نہ جائیے
للہ مانئے گا کہا اب نہ جائیے

مجبور ہیں اُف آپ چلے ہیں جو بے رضا
بے دست و پا ہیں آپ کہ ہیں بندۂ قضا

جلتا بنا وہ ساقی میکش نواز اُف — رخصت ہوا وہ رند خرابات ناز اُف
آہستہ آہ و شیون و فریاد و دہشتو — ہے محو خواب خستہ عمر دراز اُف
ہے وجہ غسل و حیا یہ تو سمجھے ہیں مگر — ہوتی نہیں یہ نیت عزم نماز اُف
حسب المطلب وہ عاصم ناشاد آگیا — خاموشی اور پاسخ عرض نیاز اُف
بسمل کو انتظار ہے ایفائے عہد کا — جاتی نہیں ادھر یہ روش طراز اُف
میں ایک بار اور قدم بوس ہو سکوں — ہے دل شکن یہ عجلت آشفتہ ساز اُف
مائل کو پوچھتا ہوں یہ کہدے کہ بیٹھئے — وہ جا چکے نہ دے یہ خبر جگر گداز اُف
ہے رات نو بجے ہیں یہ ملنے کا وقت ہے — کہہ کیوں یہاں نہیں ہے وہ مخلص نواز اُف
دیدار آخری کے تمنائی ہیں کچھ اور — جلدی ہے کس قدر یہ تحمل گداز اُف

اے مرگ ناگہاں یہ ستم سا ستم کیا
دیوان ایک بھی تو نہ کچھ صاف ہو سکا

لوگو ذرا بتاؤ کہ ہے ماجرا یہ کیا — مائل کو گاڑتے ہو تمہیں ہو گیا یہ کیا
مٹی میں ایک خاک نشیں کو دبا چلے — انصاف سے کہو تو ذرا کچھ کیا یہ کیا
کسطرح تم سے آہ وہ تو پا گیا کہو — میں سن سکوں نہ جسکو وہ تم نے کیا یہ کیا
کھوتا ہے کوئی ہاتھ سے اپنے بزرگ کو — تم سب نے آہ آہ کسے کھو دیا یہ کیا
پاس حقوق ہی ہے نہ استاد کا ادب — تاریک غار میں اُسے تنہا رکھا یہ کیا
بیکس کو یوں گڑھے میں نہ تو پھینکو سنو — سنتا نہیں ہے کوئی بھی میری ذرا یہ کیا

دنیا میں پاس حق قرابت نہیں رہا
تھا صبح تک جو زعم محبت نہیں وہ اب
بس ایک یادگار سلف کا بقیہ تھا

ہمدرد حیف آج نہیں اقربا یہ کیا
بے حرمتی شیوۂ اہل وفا یہ کیا
اُس کو بھی کچھ دنوں نہ رکھا لے فنا یہ کیا

ہونا ابھی نہ تھا جو وہ محشر بپا ہوا
اُف یادگار حضرت انور رضا ہوا

سب جائیں ہم تو گورسے اُسکی نہ جائینگے
منظور دفن ہے تو کریں شوق سے مگر
ایجاد وہ طریقۂ شیون کرینگے ہم
جب بیٹھ جائینگے تو تصور کئے ہوئے
تشریف لائینگے جو وہ باعز و افتخار
پھر سبقہ کر لحد جو دیکھینگے وہ مجھے
میں بیٹھ جاؤنگا بادب سائلانہ جب
بیتاب حسن شعر سے ہوجاؤنگا جو میں
ہم جو تک جائینگے جو کہیں اس خیال سے

بس اب نہیں ارادہ ہے دھونی رمائینگے
مایل کو پھر یہ خوب سمجھ لیں نہ پائینگے
روئینگے اور ہم نفسوں کو رلائینگے
بزم خیال میں انہیں اپنے بلائینگے
ہم جائے فرش چشم عقیدت بچھائینگے
اوہو رزی زبان پہ اپنے وہ لائینگے
تازہ کلام وہ مجھے اپنا سنائینگے
وہ داد فہم شعر سے جرأت بڑھائینگے
کیا ہوگا آہ پاس جب اونکو نہ پائینگے

ٹکرائینگے مزار سے سر خوب روئینگے
خود کو بس ایک روز اسی غم میں کھوئینگے

ہے تجھ سے اے الہ دو عالم یہ التجا
رحمت سے بے حساب اسے بخش اے کریم
محفوظ اسکی روح ہر آزار سے رہے

اُس کو مقام جنت فردوس ہو عطا
وہ پاک باز پاک نفس پاک مرد تھا
اس سے کبھی ملال کسی کو نہیں ہوا

ہے مستحق مرحمت خاص وہ ضرور
تھا ایک مدح سنج وہ تیرے رسول کا

اے عالم خفی و جلی تو علیم ہے
کیا آرزو وہ بندۂ مشتاق لیگیا

تیری ہے ذات پاک غنی تو کریم ہے
برلا امید خاطر مغفور یا خدا

اسکا کلام زندہ رکھے اُسکے نام کو
آمین سب کہیں کہ یہ ہے آخری دعا

جب فصل گل نہ ہو تو غنیمت گلاب ہے
اے ہمنشین بھول نہ جانا یہ دیکھنا

لطف کلام صحبت مائل سے کم نہیں
باقی رہے کلام جو مائل نہیں رہا

یہ عرض ہے کہ کوئی اگر مے سے مست ہو
بھولے مگر نہ مائل الفت پرست کو

## قطعہ دیگر و سنہ مقبول ہجری و عیسوی

۱۳ ھ ۵۰

جمال شعر اردو استاذی حضرت مائل
پیام مرگ پر لبیک فرما ہو گئے ناگاہ

رقم کی ہجری و عیسوی سال رحلت کیلئے آخر
کہا یہ شعر میں جامع تاریخ و یوم وفات

دو ڈالکتو بر بروز جمعہ مائل چل بسے صد حیف
ہوا حسن ادب ججے لور سے انسوس رآہ

۵۰ ھ ۱۳۱۱ ۱۳۱ ء ۱۹

## جذبات مجمع کمال حکیم بادشاہ حسین صاحب منشی فاضل

۵۰ ھ ۱۳ ۱۳۱ ء ۱۹

## رعنا تلمیذ نازک طبع جناب اطہر

۱۳ ء ۱۹

مبدل ہو گئی ظلمت سے کیوں تنویر میخانہ
نظر آتی ہے کیوں بے رنگ اب تصویر میخانہ

در و دیوار بیٹھے ہیں ستوں کڑیاں اٹھاتے ہیں
گرا ہے بار غم سے ٹوٹ کر شہتیر میخانہ

شکستہ ہیں پیالے خُم ہیں خالی سرنگوں مینا
نہ اب وہ میر ساقی ہے نہ اب وہ پیر میخانہ

صراحی نالہ کرتی ہے بہاتے ہیں سبو آنسو
بنی ہے ہر طرف ماتم آج بیٹھے شیشہ میخانہ

بچھا ہے فرش ماتم بادہ کش مصروف ماتم ہیں
بنا ماتم کا حلقہ حلقۂ زنجیر میخانہ

ہمارے چارہ گر آج دل کو توڑے دیتے ہیں
کبھی ایسی تو محشر زا نہ تھی تکبیر میخانہ

ضیا کوثر و تسنیم و نہر و آب خضر و خنداں
کریں کس طرح ہم بند زباں تصویر میخانہ

ادب جس سے اٹھا ہے یا دنیا سے اٹھا ہے
فصیح عصر نایل میرزا و میر میخانہ

ادب کی شان ہے یا جسم بے جاں میرزا کا ہے
جنازہ شاعری کا ہے کہ نعش پیر میخانہ

اگرچہ ہے یہی دنیا ہے تو ایک دن آخر
یقیناً منہدم ہو جائیگی تعمیر میخانہ

جو کچھ چاہیں کہیں اہل حرم اب بادہ نوشوں کو
اسی پیر مغاں کے دم سے تھی توقیر میخانہ

مضامین مے و میخانہ ان کا خاص حصہ تھا
اسی باعث کہا ہے ہم نے ان کو پیر میخانہ

سمجھ کر آب زمزم پینے والے جسکو پیتے تھے
مقدس تھی مے ناب جناب پیر میخانہ

نہ کیوں ہو خیر مقدم اوسکا ساقی حوض کوثر پر
کہ جسکا سال رحلت ہو قدح کش پیر میخانہ

۱۳ ۵۰

## جناب ابو سعید شوکت حسین صاحب عنبر سولپوری جو تشبیہ اشعار اظہر

چلتے پھرتے میرزا مائل جہاں سے چل بسے
کیا انھی کے واسطے رکھی تھی مرگ ناگہاں

شاعروں کو کیوں نہ ہو افسوس انکی موت کا
اب کہاں ہوتے ہیں ایسے نکتہ سنج و نکتہ داں

فخر کس کی طبع موزوں پر کریگی شاعری
ناز کس کی فکر عالی پر کریگی اب زباں

قبلہ و کعبہ کہیں گے کس کو اب شیخ حرم
اب کریگا کون ذکر حرمت پیر مغاں

کس طرح اب رشک کعبہ بتکدہ بن جائیگا
کس طرح ناقوس سے نکلیگی اب بانگ اذاں

کبر و نخوت شیخ کے سر سے نکلنا ہے محال
ہو چکے بس بادہ کش اسرار حق کے راز داں

ہو چکی گلشن میں آکر فصل گل جاروب کش
بجھ چکا میخانہ میں اب آکے فرش آسماں

اب سنیگے کس سے مضمون مے و میخانہ ہم
اور کہے "تا کون اب شیخ حرم پہ پھبتیاں"

اٹھ گئے دار فنا سے کیسے کیسے باکمال
مٹ گئیں لوح جہاں سے کیسی کیسی ہستیاں

گو نہ تھے دنیا میں زندہ انور و داغ و ظہیر
لیکن اک مائل تھے باقی یادگار رفتگاں

حالی و مجروح و سالک کی یہ اک تصویر تھے
ان کے مرنے سے مٹا ہے آج اونکا بھی نشاں

تھی فقط وامانده منزل نہ اک مائل کی ذات
جا چکا تھا پہلے ہی ملک عدم کو کارواں

لوگ تھی قایم انہیں سے بس جہاں آباد کی
رنگ دہلی کی انھیں کے دم سے تھیں رنگینیاں

رہ گئی تھی بزم آخر کی یہ اک شمع سحر
بجھ گئی افسوس یہ شمع سحر بھی ناگہاں

شاعروں کی یوں تو دنیا میں بھلا کیا کمی
ہاں مگر مائل سا کہنہ مشق شاعر اب کہاں

عمر بھر اونکو کرینگے یاد ارباب سخن
حشر تک رویا کریگی اب انہیں اردو زباں

بد نصیبی سے ہمارے یہ بھی رخصت ہوگئے
چل دئے یہ بھی جہاں سے سوئے گلزار جناں

فکر سال رحلت مرحوم تھی رعنا تجھے
یہ سروش غیب کی آواز آئی ناگہاں

مصرع تاریخ مرگ حضرت مائل لکھو
اٹھ گیا ہے ہے جہاں سے شاعر معجز بیاں
۱۳۰ ۔ ۵۰ ۔ ۵۰

دیگر ہر مصرع ہاے سنہ وفات است
۱۹ ۔ ۳۱ ۔ ۳۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۹۳۲ | جناب مائل شعار عظمت | ز دار ویراں چو کرد رحلت | ۱۳۵۰ |
| ۱۲۴۹ | بجزن گفتم کجاست مرزا | بہ بہشت آ مرحبا ... رحمت | ۱۳۵۰ |
| ۱۳۵۰ | کہ زیب کامل بخواب راحت | شبیہ مونس بہ باغ جنت | ۱۹۳۱ |

## جناب منشی ساجد علی صاحب ساجد طالب ہدایت شنو بیر

| | |
|---|---|
| جب سے ہوا ہے حضرت حایل کا انتقال | دنیائے شعر و ملک سخن بے چراغ ہے |
| رضواں یہ کہہ رہے ہیں در خلد پر کھڑے | تیار آپ کے لئے جنت کا باغ ہے |
| ساجد سن وفات کی کیا فکر ہے تمہیں | سال وفات آپ کا ہم فکر داغ ہے |

## جناب امیر احمد صاحب سحر نبیرہ مہ جبین جناب سخندان

| | |
|---|---|
| آج ہے بزم سخن کس لئے بزم ماتم | ہر طرف آج ہے کیوں رنج و الم کا عالم |
| کس لئے پیٹتی ہے سر کو زبان دہلی | کس لئے لوٹتی ہے آج سخندانی دم |
| ہے دنیا کے مضامین ہیں کیوں کیف نہیں | جسکو دیکھو نظر آتا ہے بچشم پر نم |
| کیوں نہیں پہونچتے اشعار میں اب روح روا | کیوں ہے بیکار مسیحائی ابن مریم |
| سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں کہیں پیر مغاں | سینہ کوبی کہیں کرتے ہیں کھڑے شیخ حرم |
| تھی مجھے فکر کہ اے سحر سبب کیا اسکا | میرے کانوں میں صدا آنے لگی یہ پیہم |
| کیوں تعجب ہے تجھے کیا یہ نہیں تو نے سنا | عیلدئے آج تقی بیگ سوئے ملک عدم |
| ہے اسی واسطے ہر اک کی زباں پر نوحہ | اور اسی رنج کے باعث سے ہے گھر گھر ماتم |
| ایسا خوش فکر زمانہ میں نہ ہوگا پیدا | آسماں لاکہ بھی کھاتا رہے جسکہ پیہم |
| سال رحلت کا جو لکھنا ہے تو تو بھی لکھدے | طارق غم ہے تقی بیگ کا سال ماتم ۱۳۵۰ھ |

## جناب منشی لچھمی نرائن صاحب سخا آب گو سابق فوجدار تحصیل ریاست جھالاوار

| | |
|---|---|
| غلغلہ خدا بگفت کہ طوطی بخلد رفت | ارض و سما بگفت کہ طوطی بخلد رفت |

ہدیہ نوا ظفار الحسین صاحب سرور نبیرۂ خلیق مولانا اطہر

جب شبستان گنج مرقد میں
میں نے تاریخ یہ لکھی سرور

جا کے دنیا سے سوگئے مائل
داخل خلد ہوگئے مائل
۱۳ ھ ۵ ۰

دیگر بصنعت بمطالب عالی فکر
۱۳ ف ۳۹

حضرت مائل سوئے جنت روانہ ہوگئے
سنکے سرور ہم نے یہ تاریخ رحلت نظم کی

کررہے ہیں ہر جگہ اہل سخن یہ ذکر آج
اٹھ گئے غمخانۂ دنیا سے عالی فکر آج
۱۳۵۰

قطعہ سوم بصنعت جدید واسع الشفتین
۱۳ ۱۹ ۶

محمد تقی بیگ مائل کا مرنا
لیے سال تاریخ رضوانِ سرور

جہان سخن میں قیامت یہی ہے
کہا زینت قصر جنت یہی ہے
۱۳ ۵۰

جناب منشی کنہیالال صاحب ماہر پاکیزہ فکر تخلص سرور سابق سررشتہ دار محکمہ آئین عدل کونسل
۱۹ ۸۸ ۱۹ ۶ ۱۳ ۵۰

صحبت میں حوران جنت کے لی
نہ کیوں ہو جائے زیر باد شاعری

تقی بیگ نے باغ جنت کی راہ
کہ ملک سخن کا تھا وہ بادشاہ

سرور حزیں نے لکھا سال غم
چراغ سخن گل ہوا آہ آہ
۱۹ ۸۸

## قطعہ تاریخ در سنہ عیسوی

۱۹۰۱ ۔ ۱۳۱

سخن سنج شیریں زباں خوش کلام — زباں داں سخن فہم فخر زمن
جمادی کی تھی نوزدہ دن جمعہ — چلے خلد کو چھوڑ دار محن
لکھا سال رحلت کا میں نے سرور — ہے آخر کے مصرعہ میں چھپنے کا سن
محمد تقی بیگ مائل ادیب ۔ — تھا اک مثنی سے روشن یہ تاک سخن

۳۱ ۶ ۱۹

## جناب منشی محمد اسمعیل صاحب شاگرد مائل ریب ادھم

۳۱ ۶ ۱۹

آہ دنیا سے اٹھا وہ شاعر معجز بیاں — ہو نہیں سکتی ہے جسکی حشر تک پیدا مثال
اسکا ثانی آج دنیا میں نہیں ہے کوئی اور — اسکا ہمسر ہو نہیں سکتا ہے کوئی باکمال
شاعروں میں بدر کامل اک اسی کی ذات تھی — اور جتنے تھے نظر آتے تھے سب مثل ہلال
وہ لطافت وہ فصاحت وہ بلاغت اب کہاں — اب بھلا کسکو ہے اتنا شعر گوئی میں کمال
فقرہ فقرہ با اثر مقبول خاص و عام تھا — حاسدوں کو جس سے ہوتا تھا نہایت ہی ملال
اب کہاں ملتی ہے ایسی صاف اور شستہ زباں — اب کہاں وہ روزمرہ اب کہاں وہ بولچال
شعر اب دنیا میں کوئی کیا کہے کسکو سنائے — اٹھ گیا دنیا سے اب تو شعر گوئی کا سوال
تھیں یہ سب کچھ مبدء فیاض کی فیاضیاں — تھا یہ سب کچھ فضل و تائید خدائے ذوالجلال
بحر غم میں ڈوب کر جب شاد میں نے فکر کی — پھر تاریخ وصال شاعر شیریں مقال
یہ سروش غیب کی آواز آئی کان میں — مائل اپنے وقت کا اک ہو گیا روشن خیال

۳۱ ۶ ۱۹

## ازجناب والا مولوی احترام الدین احمد صاحب انسپکٹر پولیس

۳۱ ۶ ۱۹

## نکتہ فہم شاغل ........ عارف کلام حضرت مائل

### (ندرت صنعت توشیح)

منتظر تھا دماغ اپنا غم استاد میں شاغل
غم آزردہ و یاس و حسرت و افسوس و حیا بالی
بہت مشتاق تھے رضواں خود ان نعت سننے کے
نہیں اعجاز یکتا و رضی آگاہ و شوکت
عجب انداز کی تحقیق نرالے رنگ کی غزلیں
شراب و رحمت حق کے مضامیں بہتر و برتر
مباحات و مسائل و مضامیں ارفع و اعلیٰ
رقیب و واعظ و زاہد سے چھیڑیں طرز رنگیں ہیں
فراق و ہجر کے صدمہ عجب انداز رکھتے ہیں
ہوئی جب منعقد ان شاعروں کی بزم لاثانی
لیند آئی کچھ ایسی بزم خلد و صحبت یاراں
وہیں رہنا وہیں منظور ہے اب نہ آئینگے
لکھے ہیں لکھنے والوں نے بہت تاریخ اور نوحے
کمال مادہ گوئی دکھایا میر انور نے
نہ کیا لکھوں بھلا کیونکر لکھوں تاریخ یا نوحہ
طبیعت میری ثانی فیصلہ دل نے کیا آخر
کہا کرنا پڑا دل کا کئے اشعار یہ موزوں
ہر اک مصرعہ کے اول مصرعہ اولیٰ کے آخر
سنے دکھلائیں جا کر شعر اور کس کہیں ہم کچھ
نہ ملتا ہی نہیں کوئی مثال حضرت مائل
فراق میرزا میں سب کے سب ہیں اب تو بیدل
بنا کر اپنا جہاں یہ شرف آخر کیا حاصل
جناب رونق و محوی و راقم بھی ہوئے شامل
لگے اس بزم میں پڑھنے جدا ترکیب سے مائل
سلیس و صاف بھی اتنے سمجھ لے جسکو اک جاہل
نشست الفاظ کی ایسی نہیں اک حرف تک فاضل
سمجھ سکتا نہیں جسکو کوئی جاہل بجز عاقل
نکات معرفت بھی معنی الفاظ میں شامل
سخن نے داد وہ پائی کہ جسکے تھا سخن قابل
کہ جب پورا ہوا کر فردوس کے مائل ہوئے مائل
کریں ہم لاکھ شکوے انسے لیکن کچھ نہیں حاصل
مثال میرزا اختر جناب مولوی بسمل
کہ ہر فقرہ سے ہے سن وفات میرزا حاصل
نہ یہ ممکن نہ وہ آساں نہ اس لائق نہ اس قابل
غم استاد میں جو کچھ لکھا جاوے لکھے شاغل
تجسس نے ہمیں پہونچا دیا آخر سر منزل
حروفوں کے عدد سے سن رحلت ہو گئے حاصل
ہمیشہ یاد آئیگا اسی باعث سے وہ فاضل

بہت جب جستجو و فکر کی اور کوشش بیحد
یہ ہاتف نے کہا تعمیر حال میرزا مائل

۱۳۱۹ھ ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۸ء

## قطعہ ثانی در سنہ ہجری بنوی

مائل شیریں سخن شیریں زباں
تا کجا در شوق دید حق شتافت
ہاتفے در گوش شاغل سال او
گفت حقا گلشن فردوس یافت

## جناب مکرمی منشی ریاض احمد صاحب تخلص شر ہجریائے مائل

### بصنع تخرجہ ماحصل طرز نوین

برفت از جہاں سوئے باغ ارم
تقی بیگ کو بود شیریں سخن
شدہ بے سر و پا ز مرگش ہمہ
فصاحت بلاغت حذاقت ز تن

## جناب منشی عبد الحمید صاحب شمیم کوکب کلام تنویر

کیا جلد کے مائل دنیا سے برباد ہے قصر سخنانہ
تاریخ شمیم زار لکھو ہے۔ فرد قصر سخنانہ

## قطع اعجاز جناب منشی سعید احمد علی صاحب شوخ

### اہلکار ایوان محکمہ خاص جے پور

| | |
|---|---|
| ہوئے مرزا تقی اُدھر مائل | جس جگہ کی تھی اونکی آب و گل |
| لے گئی موت اُنکو اہل ادب | جاتے ہی وہ ہوئے بحق واصل |
| ۵۰ | ۱۳ |

جناب منشی سید مشتاق احمد صاحب شوق - سراج ہدایت تنویر

| | |
|---|---|
| مائل خلد بریں مائل ہوئے | سانحہ کیسا اچانک ہو گیا |
| سال رحلت غیب سے رضواں نے شوق | تاج بزم ساقیؔ کو شر کہا |
| ۵۰ | ۱۳ |

نامی جناب منشی مظہر حسین صاحب - ادیب دانا تخلص شفقت
شاگرد صاحب بیان جناب امیر حسن صاحب لبر مارہروی
وزیب ادب مسٹر احمد خانصاحب بی اے ایل ایل بی کیفی کاسگنجوی

| | |
|---|---|
| بتادے اے اجل تو رہگزار حضرت مائل | بہت ہی مضطرب ہیں بیقرار حضرت مائل |
| یہ تھا اہل زباں پر اختیار حضرت مائل | کہ دنیا کی نظر میں تھا وقار حضرت مائل |
| وہ تھے اردو زباں کے قدرداں یہ شان دی تھی | مگر اردو زباں بھی تھی نثار حضرت مائل |
| سمجھتے تھے زباں پر فی زمانہ اونکو قدرت تھی | جہاں میں تھا زباں کو اعتبار حضرت مائل |
| مٹے اردو زباں سے کچھ عجب مخمور ہیں آنکھیں | بہار میکدہ تھی شرمسار حضرت مائل |
| شریک بزم ماتم ہوں کہ پیر میکدہ اوٹھا | یہاں آئیں کہاں ہیں بادہ خوار حضرت مائل |
| یہ بے موقع اجل کے ساز نے کیسا ستم ڈھایا | کہ دل تھامے ہوئے ہیں غمگسار حضرت مائل |
| نہ خدمت ہو سکی صد حیف جن ہاتھوں سے کچھ انکی | کریں وہ ہاتھ تکمیل مزار حضرت مائل |

ہے لب پہ شیفتہ یہ مصرعِ تاریخ منقوطی
کہ ہر اک اہلِ فن ہے سوگوار حضرت مائل
۵۰ ھ ۱۳

## صاحبزادہ میرزا محمد علی بیگ صاحب صائبؔ نبیرہ کبیر جناب مائلؔ
۵۰ ھ ۱۳

سوئے جنت ناگہاں مائل گئے
ہو گئی آنکھوں میں سب کے دن سے رات

سال رحلت لکھدے صائب برمحل
زینت دروازہ راہ نجات
۵۰ ھ ۱۳

## نقاد سخن نیک جناب منشی چند بہاری لال صاحب صباؔ جاگیردار جے پور شاگرد و جانشین مائل عالیمقام

شعر کہنا تو کہاں مصرع بھی مشکل ہو گیا
سانحہ اُستاد کا مضموں کا قاتل ہو گیا

کچھ نہ پوچھو کچھ نہ پوچھو کیا ہوئی حالت مری
جب سنا رخصت جہاں سے آج مائل ہو گیا

لے جہاں آباد اب ایسا ہوگا دوسرا
خاک سے جیسا تری اُستاد مائل ہو گیا

ذوق و غالب مومن و انور تو اُسکے پاس تھے
پھر عدم آباد کیوں مائل کا سائل ہو گیا

کسکی صورت دیکھنے آئی تھی تو مرگ ناگہاں
دیکھکر تجھکو جو یوں مائل سا مائل ہو گیا

کیوں نہ چمکے کیوں نہ چمکے قسمت خلد بریں
میرزا مائل سا شاعر اوس میں داخل ہو گیا

ہو گیا گویا شریک میت علم ادب
جو میرے اُستاد کی میت میں شامل ہو گیا

یہ وہ مصرع ہے پڑھے جائیگی دنیا حشر تک
یادگار میر و مرزا ایک مائل ہو گیا

جب سے ساقیٔ مئے ناب سخن مائل اُٹھے
دیکھتا ہوں اور ہی اب رنگ محفل ہو گیا

صدمۂ اُستاد سے یہ ہوش لوگوں کے اُڑے
مجھ سے ناقابل کو کہتے ہیں کہ قابل ہو گیا

صبر کرنے کے سوا اب کر بھی کیا سکتے ہیں ہم
جب خدا خود میرزا مائل پہ مائل ہو گیا

| | |
|---|---|
| مصرعۂ تاریخ پڑھکر اب صبا خاموش ہو | آج دہلی کا ولی جنت میں داخل ہوگیا |

**نکوجناب منشی رشک بہاری لال صاحب ماتھر۔ گریدہ تخلص صفا سر دفتر محکمہ خاص نجم جاہ پائل**

| | |
|---|---|
| دنیا سے چلتے پھرتے مائل گئے ارم کو | محبوب تھے خدا کو پائی ذرا نہ زحمت |
| تاریخ کی نہ کر تو کچھ فکر اے صفا اب | سال وفات لکھدے بیہ ہے غریق رحمت |

**جناب سید محمد صفدر صاحب فرزند محبوب رعنا رسول پوری**

| | |
|---|---|
| میرزا مائل جہاں سے چل بسے | بیٹھے ہیں اپنا سر اہل کمال |
| مصرع تاریخ صفدر نے لکھا | رشک سحباں شاعر نازک خیال |

**جناب والا خطاب صاحبزادہ محمد عبد القیوم خانصاحب تخلص صابر سپہر کمال۔ رئیس محمد آباد عرف لوٹک آب زبان مائل**

| | |
|---|---|
| بسوئے جنت الماوی بحور عین شد مائل | بفن شاعری استاد وحید بود آں کامل |
| گذشت از نوزدہ ماہ بہادی الاول زغربی | بجمعہ از پئے امید رحمت شد بحق واصل |

**جناب سعید حکیم سید علی ضامن صاحب بہسری ضامن وریمدف مائل ہوشمند طبیب فاضل**

جب گئے دنیا سے مائل جانب دار البقا
بیٹے ضامن بار ہا رضواں کو یہ کہتے سنا

خلد میں جا کر ہوئے بزم طرب میں کامیاب
حضرت مائل ہوئے راہ طلب میں کامیاب
۱۹ ۶ ۳۱

عالیجناب مولانا سید ضیا حسین صاحب ہیڈ مولوی مڈل اسکول جیبوہ
ضیا تخلص بیٹ گر ولبند اقبال استاد زباں مائل

چل بسے جب مائل خوش گو
آفتاب سخنور تا ہیہات
ایسا استاد مہربان و شفیق
لکھ ضیا تو یہ اس کا سال وفات

ہوگئی محفل سخن ویران
ہوگیا آج زیر خاک نہاں
اس زمانہ میں ہے نصیب کہاں
چھپ گیا آفتاب شستہ زباں
۱۴ ۵ ۵۰

جناب حافظ سید جمیل احمد صاحب حبیبی الواسطی پاکیزہ زبان طاہر
گلاؤٹھوی اہلمد فوجداری چودہپور برگزیدہ جناب اطہر ہاپوڑی

یادگار انور مرحوم مائل چل بسے
دہوم تھی شیوا زبانی کی جہان نظم میں
جمعہ کو جب نوزدہ تھی اور جمادی الاولیٰ

آج دنیائے سخن ہے وقف اندوہ و ملال
اب کہاں پیدا ہے ایسا شاعر شیریں مقال
چھپ گیا یہ آسمان نظم کا بدر کمال

فکر ہے تاریخ رحلت کی اگر طاہر تمہیں
آہ داغ میرزا مائل ہے سال انتقال
۵۰

جناب سید طاہر حسین صاحب طاہر نجم جمال نقوی امروہوی ۱۳۵۰ھ

طالب علم بی اے کلاس مہاراجہ کالج شہر جے پور ۱۳۵۰ھ

| | |
|---|---|
| از جہاں رفت سوئے باغ جناں | مائل دہلوی نیک خصال |
| کو نشر و اختر و صبا و رزی | آہ؟ ہستند غرق بحر ملال |
| گفت تاریخ رحلتش طاہر | داخل خلد شد سپہر کمال ۱۳۱ ۶ ۱۹ |

نامی جناب منشی علی مظفر صاحب ظفر کوکب ج جلال نقوی امروہوی ۱۹ ۱۲ ۱۹ ۶

سیکنڈ طالب علم ایف اے کلاس مہاراجہ کالج جے پور ۱۳۵۹ھ

| | |
|---|---|
| تقی بیگ مائل سخن سنج دہر | یہاں سے گئے سوئے باغ ارم |
| سن عیسوی میں یہ لکھے ظفر | گرامی جہاں شیخ بیت الحرم ۱۳ ۶ ۱۹ |

جناب چودھری رفیق احمد صاحب عارف سہیلی شاگرد پاکباز عزیز ۱۹۸۸ ۶

| | |
|---|---|
| موت نے مائل کی آکر کیا کہوں کیا کردیا | حشر سے پہلے جہاں میں حشر برپا کردیا |
| ذوق شعری دیکھکر تاریخ لکھنے کے لئے | حضرت ناظم نے مجھ پر بھی تقاضا کردیا |
| میں تو اس قابل نہ تھا لیکن یہ حسن اتفاق | سال رحلت ذیل کے لفظوں نے پیدا کردیا |
| یعنی عارف مرگیا مائل نے ہنر بے سر کیا ۲۵ | شعر کو بیدل سخن کو بے سروپا کردیا ۵۰ ۶۰۰ = ۱۳۵۰ف |

جنابِ مولانا محمد عبدالوہاب خاں صاحب عاصم ایم اے منشی فاضل ایم او ایل عبل گذار

اتالیق سلیمان جناب ولی عہد صاحب بہادر ریاست ماناوور

| | |
|---|---|
| ہر طرف ہر شے پہ اک گہری اُداسی چھا گئی<br>پڑ گئی تصویر دھندلی عالم ایجاد کی | ہو گئیں آبادیاں سب بادسی ویران سی<br>ہو کا عالم ہے فضا میں ہے بلا کی تیرگی |
| کائنات زندگی پر مردنی طاری ہوئی<br>جبکہ خورشید درخشاں چھپ گیا جاتا رہا | |
| ہے وہی گلشن وہی گلبن وہی سروِ سہی<br>وقف نیرنگ جہاں ہے عالم نیرنگ بھی | لیکن اب وہ بو نہ وہ کوکو نہ وہ رامشگری<br>نونہالان چمن ہیں پیکر افسردگی |
| باغ جس سے باغ تھا وہ بات ہی جاتی رہی<br>موسم گل عہد عشرت ہو چکا جاتا رہا | |
| جس طرح ہستی ہم آغوش فنا بے آفتاب<br>ہے یونہی بزم سخن بے مائل عالیجناب | جس طرح بے گل فضائے باغ صحرا کا جواب<br>بے مزہ بے کیف بے لطف اور بے رونق خراب |
| ہو گیا دور غزل مانند جام بے شراب<br>آہ وہ روح روان شعر کیا جاتا رہا | |
| شیوہ ہائے حسن و الفت رمز ہائے کفر و دیں<br>کون بتلائیگا عاصم اب یہ باتیں ہو چکیں | راز دیر و کعبہ اسرار شراب و انگبیں<br>اسلئے میں نے یہ حسب حال تاریخیں کہیں |
| رونق بزم سخن لے وائے وہ مائل نہیں<br>اور اب وہ شعر خوانی کا مزا جاتا رہا | ۱۳۵۰<br>۱۹۳۱ |

عالیجناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب قدوائی جگوری

## عائل نبیرۂ خندان کاکوروی زین انجمن مائل

| | |
|---|---|
| یادگار انور و تسلیم دنیا سے اوٹھا | مائل شیریں سخن شیریں بیاں شیریں زباں |
| سال رحلت اوس وحید عصر و عالی فکر کا | میں نے لے عائل لکھا۔ رشک بہار شاعراں |

## جناب عشرت حسین صاحب نارنولی آبادی جے پوری۔ عشرت مجیب علیہ

| | |
|---|---|
| موت نے مائل سے یہ آکر کہا | کیوں پڑا ہے ہند میں کیا ہے یہاں |
| سوئے جنت جلد تو دنیا سے چل | ہیں تیری مشتاق حوران جنان |
| فکر مجھکو جب ہوئی تاریخ کی | غیب سے آئی صدا یہ ناگہاں |
| اون کا سال بکری عشرت یہ ہے | الملقب شاعر ہندوستان |

## جناب پاک سیرت مولوی محمد حمید اللہ خانصاحب یوسف زئی محقق یگانہ مولوی فاضل

## متخلص مطلع اعجاز عرشی۔ مایۂ جیپور پروفیسر گورنمنٹ کالج اجمیر

| | |
|---|---|
| تہا زباندانی کا اک معیار مائل دہلوی | دل سے اوسکا معترف ہر خویش و ہر بیگانہ تھا |
| تھا وہ کان شاعری کا ایک لعل بے بہا | یا وہ دریائے سخن کا گوہر یکدانہ تھا |
| سکہ شعر و سخن اوسکا تھا ٹکسالی تمام | اوسکی مدحت کا نذیر دہلوی دیوانہ تھا |
| یادگار انور و تسلیم تھا وہ باکمال | اوسکا اسلوب سخن دلکش تھا استادانہ تھا |
| سال رحلت غرق مے نکلا تو یہ کہنا پڑا | مست صہبائے سخن تھا بادہ خوار اصلانہ تھا |

آہ عزشی اب نہ مائل ہے نہ وہ بزم سخن — خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

## جناب حکیم سید عزیز الحسن صاحب عزیز شاگرد جناب والا تنویر

کسی نے کہا مجھ سے جب آ کے یہ — کہ مائل سوئے خلد مائل ہوا
لکھا سال رحلت یہ میں نے عزیز — ابوالفیض اور شیخ کامل ہوا

## عزیز الشعراء حقایق آگاہ حافظ نیکو نہاد محمد یوسف علیخاں صاحب عزیز تلمیذ رشید مجرّز جناب آگاہ تربیت یافتۂ فصیح زبان جناب مائل

### رباعی در تاسف مائل فصیح بیان

کس دل سے کروں آہ بیان دہلی — وہ شوکت فن ہے نہ وہ شان دہلی
افسوس اٹھے بزم جہاں سے مائل — اب اہل زباں ہیں نہ زبان دہلی

### نوحہ باظہار کمال مائل

چشم سر فیض دل دانا سے جب بینا ہوئیں — دل یہ بول اٹھا کہ دیکھا ہیں ابھی پیدا ہوئیں
دیکھتے ہی دیکھتے دنیا سے اٹھیں کیا ہوئیں — ہو گئیں ناپید جو نکلیں نہ پھر پیدا ہوئیں
خلد والوں کی خبر لائیں تو ہاں کچھ بات تھی — کیا ہوا آہیں اگر میری فلک پیما ہوئیں

کچھ ارادہ سا کیا اور ناامیدی چھا گئی
منتیں دل میں نہ آئی تھیں کہ یاس افزا ہوئیں

زندگی کی جان تھیں ایمان کا ایمان تھیں
اب وہ بزمیں کیا ہوئیں ہے وہ زمیں کیا ہوئیں

پاؤں پھیلا کر حباب فکر تازہ سو ئے
آرزوئیں مر کے زیر دامن صحرا ہوئیں

سینہ پر جوش اک مہر خموشاں بن گیا
وہ امنگیں اب کہاں غرق تہہ دریا ہوئیں

انکا میلان طبیعت ہٹ گیا کیوں باغ سے
کیا ہوا یہ بلبلیں کیوں مائل صحرا ہوئیں

سبزکیتیں روئے زمیں پر جسم ہے زیر زمیں
اور روحیں ساکنان عالم بالا ہوئیں

اب نشاں تک بھی نہیں اس آستان فیض کا
کیا ہوئیں گر اب تمنائیں جبیں فرسا ہوئیں

حضرت آگاہ ہوں یا میرزا مائل عزیز
ہوگئیں ناپید جو شکلیں نہ پھر پیدا ہوئیں

## ایضاً در عادات و اطوار پسندیدہ مائل

۳۱ ۶ ۱۹

بزم میں کیا کچھ نہ تھا کیا نہ ہوگا کیا نہیں
ہاں مگر اہل زباں جسکو کہے دنیا نہیں

آدمی کیا ہے حباب اور زندگی کیا ہے سراب
آنکھ والو دیکھنا صحرا ہے یہ دریا نہیں

ہاں ذرا لے پائے وحشت دیکھکر رکھنا قدم
دامن دل ہے مرا یہ دامن صحرا نہیں

میرزا غالب سے پہلے میرزا مائل کے بعد
مقتدا ایسا نہ گزرا مقتدی ایسا نہیں

مومن ثانی کا شاگرد اور استاذ زماں
طرز رندانہ میں اوسکا مثل ہی پیدا نہیں

ہو سخن جسکا لیے استاد اسناد زباں
حضرت تسلیم وہ تلمیذ مولانا نہیں

کس مزے کی ہے زباں اور کس مزے کا ہے بیاں
جس نے یہ اردو سنی وہ فارسی سنتا نہیں

دل نشیں معنی ہیں اور مانوس ہے ایک ایک لفظ
اور پھر یہ جامعیت ہے کہ کچھ کہنا نہیں

مرتبہ یہ اور پھر اس پر یہ عجز و انکسار
بارہا کہتے سنا ہے کچھ مجھے آتا نہیں

وہ ادا اب ہو تو کیونکر وہ ادا ہی اٹھ گیا
اور ایسا چپ کہ کچھ کہنا نہیں سننا نہیں

گوش بر آواز رہئے عمر بھر اب اے عزیز
وہ بیاں اب ہو کہاں سے وہ زباں گویا نہیں

## قطعہ در بیان وفات مائل سحر بیان

۱۳ ۵۰ ھ

اے مرگ ناگہاں کوئی مصرع ہے چھوٹا کا
ترے اثر سے ایک اچنبھا سا ہو گیا
مایل کا ایک کھیل جلانا تھا شعر سے
مرنا بھی میرزا کا تماشا سا ہو گیا

## دیگر در جزو کل حالات وفات علامہ مائل

۱۹ ۸۸ ب

محض شاعر ہی نہ تھے مایل بڑے دیندار تھے
زندگی بھر نبہہ گئی پابندی دین متیں
تھے جمالی اور حبیبی سلسلہ سے منتسب
دست خلقت سے اٹھا تھا پردہ زرے یقیں
خلق میں حسن جمال اور شعر میں حسن کمال
بزم میں تھا اک بیاسی سال کا بوڑھا حسیں
دوسری تاریخ اکتوبر کی تھی اور سنہ بھی
جب ادہر سے آنکھیں اس صاحب نظر نے بند کیں
جمعہ کی موت اور کاندھا اسرع بی وقت کا
جو بنی اقطاب ہے اور خاص سجادہ نشیں
زندگانی کہہ رہی تھی مرگ مائل پر نثار
ہے یقیں اب جنتی ہونے میں اسکے شک نہیں
کھلنے ہی باب ارم سال الہٰی میں عزیز
عرض کی رضواں نے بڑھکر ادخلوھا خالدین

## مرثیہ غم مبین مایل

۱۹ ۸۸ ب

شام ہی سے یہ کیوں اداسی ہے
ہوش گم اور بدحواسی سے

آنکھ ترسی ہوئی ہے پیاسی ہے
جان بھی تن میں کچھ خفاسی ہے

چشم امید بند ہوتی ہے
ظلمت اب چار چند ہوتی ہے

رات مثل ہراس بڑھتی ہے
خون گھٹتا ہے یاس بڑھتی ہے

حسرت بد حواس بڑھتی ہے
دور دور آس پاس بڑھتی ہے

جوشش نا امیدی نے مارا
ہائے رنج شدید نے مارا

اف رے ظلمت کا زور اف رے وفور
چاند تارے سبھی ہو گئے بے نور

جل کے خاک سیاہ ہے رخ طور
کیا یہی رات ہے شب دیجور

رات ہے یہ کہ دن قیامت کا
گر پڑا آسمان مصیبت کا

سارے دیوار و در ہوئے تاریک
"بے خبر با خبر ہوئے تاریک

بڑھ کے تار نظر ہوئے تاریک
اور انکے اثر ہوئے تاریک

دم بخود ہے دم ہوا کیسا
ہاتھ کو ہاتھ سوجھتا کیسا

کیا میرے ذوالجلال ہوتا ہے
ایسا رنج و ملال ہوتا ہے

ہو جو جینا وبال ہوتا ہے
کون پرسان حال ہوتا ہے

کسے آواز دیں کدھر جائیں
موت سے پہلے کیسے مرجائیں

کیا سے کیا حال ہو گیا ناگاہ
جوشش یاس لے خدا کی پناہ

کوئی سنتا بھی ہے یہ حال تباہ
غم سے جی بھر گیا میرے اللہ

"کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی" غالب

رات کی خامشی عیاں ہو جائے
عالم راز اک بیاں ہو جائے

حال اسرار داستاں ہو جائے
جو نہاں ہے ابھی عیاں ہو جائے

رات ہی رات کی کہانی ہو
اور سب یاس کی زبانی ہو

شب فرقت نہیں یہ ہے شب غم
کہ سیاہی ہے چار سو ماتم

ہیں اگر کان راز کے محرم — سنئے آہ از گدیۂ شبنم۔
تعزیت رو براہ کرتی ہے — بوند بوند آہ آہ کرتی ہے

رات بھر کی اس آہ وزاری سے — رات بھر کی اس اشکباری سے
رات بھر کی بکا شعاری سے — رات بھر کی جگر فگاری سے
صبح نکلی تو چاک داماں تھی — ہر کرن مہر کی پریشاں تھی

غنچہ لب بستہ گل تھے پژمردہ — اور بے رنگ خار پر خوردہ
زرد رو آفتاب افسردہ — کون پوچھے یہ کس کا دل گردہ
باغ میں جاتے ہیبت آتی تھی — آنکھ نرگس کی کاٹے کھاتی تھی

تھی نسیم سحر کہ باد سموم — تھی بہار ایک ہستیٔ موہوم
کر گئے تھے اثر غموم و ہموم — باغ کا باغ مجلس مغموم
شاخ شاخ ایک غم نشانی تھی — لب سوسن پہ نوحہ خوانی تھی

اٹھ گیا میرا ہمزباں ہے ہے — اٹھ گیا کیسا خوش بیاں ہے ہے
چمن دل کا راز داں ہے ہے — اب ادا گو بیاں کہاں ہے ہے
ایسا چھایا ہوا الم و ہم ہے — بزم گل بھی تو بزم ماتم ہے

چاک داماں نہ ہو تو کیا ہو گل — تازہ غم بن کے جب کھلا ہو گل
کیوں نہ بلبل سا غم نوا ہو گل — جبکہ مرجھا کے رہ گیا ہو گل
سب کو غم ہے جنا بِ مائل کا — کیا الم ہے جناب مائل کا

کون مائل وہ مائل خوش گو — ناز جس پر زبان اردو کو
خوش بیاں خوش معاملہ خوشخو — نہیں امید اب کہ ایسا ہو۔
اس زمانہ میں نیک تھے مائل — اپنی صورت کے ایک تھے مائل

شاعر دلحزیں بھی ہوں لاکھوں — ناظم شعر ہیں بھی ہوں لاکھوں

نکتہ چیں خوشہ چیں بھی ہوں لاکھوں ۔ ایک کیا جانشیں بھی ہوں لاکھوں
مائل نکتہ ور کہاں پیدا ۔ دبیر ہیں کعبہ گر کہاں پیدا
واعظ اب ہاؤ ہو سنائے جا ۔ وعظ لا تقنطوا سنائے جا
ہم سنیں اور تو سنائے جا ۔ اپنی ہی گفتگو سنائے جا
عارفانہ بیاں سنائے کون ۔ عاشقانہ زباں لائے کون
اس زباں سے ہوئی زباں اردو ۔ اس بیان سے ہے خوش بیاں اردو
دیکھا کوئی کہہ کے ہاں اردو ۔ اب کہاں میرزا کہاں اردو
کہائے جاتا ہے رنج جان عزیز ۔ پاس ہے دل میں مہمان عزیز
شعر ہیں ناتمام نغمے حالی ۔ اور یہاں کیا ہے بس بھرم خالی
نہ وہ آمد نہ ہمت عالی ۔ بہتر تاریخ رات کی کالی
صبح انور نے یہ کہی تاریخ ۔ بادشاہ غزل ہوئی تاریخ
۱۳۵۰ھ

## قطعہ فارسی دربیان احوال جناب مائل
۱۳۵۰ھ

دریغا کی رفت آں نیک محضر ۔ باخلاق کامل باخلاص مائل
بمسلک حسن گزیدہ بمشرب قلندر ۔ بہ جانانہ واصل بہ تنہا نہ شامل
بہمت جوان عارفے بحر ناقص ۔ بطاعات پیری زہے مرد کامل
در افواہ و اقوال شخصے مکمل ۔ بمیدان احوال مردے مکمل
چہ پرسی ازیں بہرہ از کہ بگرفت ۔ بدآنجا کہ شد عام تحصیل حاصل
منازل بسر بردہ باپائے جذبہ ۔ نہ قطع مسافت بگام مسائل
چو مرزا تقی بیگ مائل نیابی ۔ ملایک شمایل فرشتہ خصائل

ہمہ وقت حاضر ہمہ وقت شاکر
ہمہ وقت ذاکر ہمہ وقت شاغل

ہمیں کجکلہ ریختہ را پیمبر
کہ برصورتش سورۂ نور نازل

ومش در سخن پر فرہ معجز آتش
سخن پرزباں یکسرہ سحر بابل

دلاویز الفاظ و معنیٔ دلکش
بانہار لیلے باسرار محمل۔

بمعنائے تنزیہ بوئے گلستاں
بالفاظ تشبیہ شور عنادل

چہ حسن کلامش چہ حسن کمالش
کہ ہر شعر آں جوہر تیغ قاتل

بتاثیر اشعار خود جان مقتل
بدرد دل خویشتن قلب بسمل

بطور ادائش ہمہ نور ایمن
بنور بیانش ہمہ شمع محفل

چہ کارے نمودست در ہر دو دیواں
بالفاظ آساں مضامین مشکل

برنگیں بیانی بنازک خیالی
نہ وے را معاصر نہ وے را مقابل

بمداحیش نغمہ پیرا اجرا ید
بہ اوصاف پاکش گل افشاں رسائل

معاصر محاسن محامد مفاخر
سزا شد بنالند بہاتف مائل

بہ تخصیص او تعمیہ جبیت لے جاں
بتاریخ او تخرجہ جبیت لے دل

عزیزاں ندانی کہ من با جو اسم
کہ مائل بخلد بریں کرد منزل

۱۳ ھ ۵۰

## قطعہ ششم در قلق وفات مائل

ذات ساقی نے کچھ اس تیور سے دیکھا بزم میں
ہر ادا خنجر بنی ہر شوہ قاتل ہوگیا

رنگ مے نے جب کہا مجھکو سمجھ خون بہار
نالۂ ماتم مجھے شور عنادل ہوگیا

اک کشش کھینچے لئے جاتی ہے جان زار کو
ایک ضربہ باعث قطع منازل ہوگیا

ہائے وہ پچھلے پہر ساقی کا اوٹھنا بزم سے
شمع بڑھنی تھی کہ کیا کچھ رنگ محفل ہوگیا

میرزا مائل کہاں کہیئے سراپا معجزہ
ساقی کوثر کی صحبت کیا میسر آگئی
جان مائل لیکے نکلی بزم سے روح غزل
موت مائل کی نہیں اردو زباں کی موت ہے
کس قدر مجبور ہیں یا بند دو خدہ ہو کے ہم
کون کہتا ہے کہ انساں مرگیا اور گھر گیا
غور سے دیکھو تو ہے یہ نامرادی ہی مراد
رک گیا جس سے دل ساقی سیادت رک گئے
جام ہو بچانے کو تھا اوسکو لب کوثر عزیز

شعر شکر زندہ تا ثیروں کا حامل ہو گیا
مائل میخوار کیوں جنت پہ مائل ہو گیا
رک ملی اس سے کچھہ ایسی شعر بیدل ہو گیا
یہ خبر جس نے سنی وہ نیم بسمل ہو گیا
تار تار زندگی بند سلاسل ہو گیا
دور ہم سے کب ہوا جو حق سے واصل ہو گیا
جب نہ کچھہ حاصل ہوا مقصود حاصل ہو گیا
اک خدائی جھک پڑی یہ جستجو مائل ہو گیا
ہائے قسمت تیغ کی غرق مسائل ہو گیا

## جناب جلیل منشی غیور احمد بیگ صاحب ـ وکیل اوج پایہ عدالت ساتہم مارواڑ

فراق جسم وجاں ہو کر لیکا یک یوم آدینہ
کریگی یاد دنیائے سخن روز فیا مرتے تک
ہوئی تاریخ کی جب فکر ہاتف نے کہا مجھسے

ہوا ہے رحمت حق سے وصال میرزا مائل
کلام میرزا مائل کماں میرزا مائل
قضائے نغم ـ ہے سال انتقال میرزا مائل

## ادب نہاد سید محمد غیور علی صاحب ساتہمی ـ برادر زادہ مؤلف شاہ غم

بجا مائل کو تھا شاہنشہہ ملک سخن کہنا
جہاں میں صورت مائل تھی اک تصویر خوبی کی
خدا نے خاک کے پتلے میں کیا جوہر دکھائے تھے

کہ جسکے نام کا رائج تھا سکہ خوش بیانی کا
مرقع تھا بیان میرزا شیریں زبانی کا
کہ تھا جس کی زباں پر شبہہ تیغ اصفہانی کا

ملا تھا روح کی صورت میں ذوق شاعری انکو
کیا ہے اسطرح ظاہر حقیقت کے تخیل کو
جہاں میں شاعری سے نام اوسکا ہوگیا روشن
اسی باعث لکھی تاریخ رحلت یہ تخیور انکی

کہ تھا شغل سخن یہ حصہ اوسکی زندگانی کا
کہ لطف آتا ہے ہر دیوان میں قرآن خوانی کا
صلہ اوسکو ملا یہ عمر بھر کی جانفشانی کا
ملا مائل کو گل رتبہ جنان جاودانی کا

## منبع لطف و کرم جناب مولوی سید محمد عبد الرشید صاحب قمر دہلوی

## فاضل انام ادیب فاضل ـ کاشف حقائق منشی فاضل

اے فلک اے بزور خود مغرور
کیست کو دید از تو روئے سرور

گل رعنا زتست خون بجگر
عندلیب از جفائے تو رنجور

نخل بستان ز دشنه ات پامال
لاله را داده بدل ناسور

نخل نو باده را بعین کمال
چشم زخم تو میزند ساطور

گوهرے کان رسد به مجد و بها
تو همی افگنی به رخنهٔ گور

نورسان در پیچ راه سفر
کهنه سالان به هجر شان مهجور

از صدائے شکست ساغر عیش
شور می افگنی به بزم سرور

اهل فضل و کمال اهل هنر
از تو در خاک خفته اند نفور

میرزا مائل آن گزیده صفات
بجهان یگانگی مشهور بُد

آنکه در ساز حق بسوز و نیاز
آنکه در بزم شعر صدر صدور

آنکه دهلی بذات او نازان
آنکه دلداده اش همه جمهور

آنکه او را ز وسعت اخلاق
نشد آزار هیچکس منظور

| | |
|---|---|
| مایہ ناز زبان ریختہ | نازش میرو میرزا مغفور |
| عارف خویشتن خدا آگاہ | واقف سرّ ناظر و منظور |
| از صفائے دل حقیقت بیں | بیر دگیہا بچشم او منظور |
| آں سراپائے لطف وخوبی را | کردہ لے فلک زما بس دور |
| بزم شعروسخن کجا فضل | شمع محفل بخاک شد مستور |
| فکر تاریخ رحلتش کردم | ہاتفم گفت۔ بودہ او مغفور ۱۳۰۵ |

سراپایہ وفا جناب منشی محمد فدا حسین صاحب فدا تلمیذ وحید جہان جناب آگاہ ۱۳۰۵

| | |
|---|---|
| دنیا میں جو بھلا ہے وہ ہے دین میں بھلا | کچھ اس میں شک نہیں ہے نہ ہے شبہ اک ذرا |
| مائل کے انتقال کی تاریخ لکھ فدا | کہتی ہے موت خاتمہ بالخیر ہوگیا ۱۹ |

گوہر آبدار جناب افتخار احمد صاحب فخر نبیرہ سراپایہ وفا خدا ال۔

| | |
|---|---|
| تقی بیگ مائل بحکم خدا۔ | اچانک فنا سے ہوا متصل |
| کہا فخر نے سن فصلی میں یہ | وہ مائل خدا سے ہوا متصل ۱۳۳۹ |

مقالہ دیگر بطرز عجیب وغریب

| | | |
|---|---|---|
| چراغ لامعہ عالی شکوہ حضرت مائل | طفیل بنت خالق | ملا بیٹہ شفاعت کا |
| ندا آئی کہ تھے حسن سخن وہ فاضل اعظم | یہ عکس ضوے خیبر | شمع ایوان شفاعت کا |

## جناب منشی محمد ایوب خان صاحب بلبل گلزار و کلام مخمور فضا شاگرد جناب جوہر نادر

۳۱ ۶ ۱۹ ۳۱ ۶ ۲۴

گیا سائل داستانِ شاعری — مٹ گیا نام و نشانِ شاعری

ہو چکے تھے ختم ستاون کی سال — پہلے ہی سب قدر دانِ شاعری

حضرت مائل رہے تھے ایک بس — ماہرِ فن خوش بیانِ شاعری

لے گئی اون کو بھی مرگِ ناگہاں — لٹ گیا ہندوستانِ شاعری

دوسرا عراب کہاں وہ بزم میں — رو رہے ہیں میکشانِ شاعری

ناز تھا پیری کو اُن کی ذات پر — نوجوان تھی اُن سے شانِ شاعری

جاتے جاتے ساتھ اپنے لے گئے — ہائے وہ اردو زبانِ شاعری

عیسیٔ دوران تھے فن شعر میں — تھا فلک پر آسمانِ شاعری

پھر رہے ہیں مارے مارے دیکھئے — ٹھوکروں میں ناتوانِ شاعری

خود سنا میں نے فضا کہتے ہوئے — میں ہوا جب میہمانِ شاعری

خلد سے حوریں پکاریں السلام — قطبِ وقت آسمانِ شاعری

۱۳ ۶ ۵۰

## جناب قاضی مبارک حسین حبیب صاحب فنا فیضیاب شدہ از بزم مائل

جو رہا صحبت میں اوسکے وہ ہی کامل ہوگیا — اپنے فن کا ایک ہی اُستاد مائل ہو گیا

خدمتوں سے اُسکے یہ اعزاز حاصل ہو گیا — اے صبا تو جانشینِ خاص مائل ہو گیا

اسکو کہتے ہیں بزرگی ہے تصوف اسکا نام — شمع سے جب مائل کہا روشن میرا دل ہو گیا

میں خیال ہوئے انور کس طرح سے چھوڑ دوں — اس کے صدقے میں میرا دل نور منزل ہو گیا

کیوں نہ ہو مجھ کو ناز یہ جب پورے ہندوستان میں — نسبتِ مائل کا اسکو فخر حاصل ہو گیا

نور افگن کیوں نہ ہو ہر دل پہ مائل کا کلام
نقطۂ ہر بیت اُنکا ماہ کامل ہو گیا

دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غایب ہو گئے
کونسا ایسا ہے پردہ جو کہ حایل ہو گیا

آ گیا کوہ الم سر پر ہمارے ٹوٹ کر
جب سنا رخصت جہاں سے آج مائل ہو گیا

سچ کہا ہے یہ کسی اہل سخن نے سوچ کر
یادگار میر و مرزا ایک مائل ہو گیا

کس خوشی سے کہہ رہا ہے آج رضواں بار بار
باریاب جنت فردوس مائل ہو گیا

کیوں نہ چمکے حضرت رضواں کی اب بزم سخن
میرزا مائل وہاں کا صدر محفل ہو گیا

جب گیا مرقد پہ میں اُنکے خموشی نے کہا
ہر طرح کی فکر سے آزاد مائل ہو گیا

کیوں نہ آئے یاد صحبت فیض سے استاد کی
ٹھوکریں کہا کہا کے میں انسان کامل ہو گیا

جانے کیا جادو بھرا تھا اوس کی چشم ناز میں
اک نگہ سے جسکو دیکھا وہ ہی بسمل ہو گیا

رہ گئے ارمان و حسرت دل کے دل میں رہ گئے
وائے قسمت کس طرف ایمائے قاتل ہو گیا

یہ دکھایا ہے جناب عشق نے اپنا کمال
تھا دل مجنوں مگر لیلے کا محمل ہو گیا

مست قاتل کند خنجر اور میں ہوں سخت جاں
عاشقوں میں آبرو رکھنا ہی مشکل ہو گیا

اوٹھتے ہی ساقی کے میخواروں میں ان بن ہو گئی
دیکھتے ہی دیکھتے کیا رنگ محفل ہو گیا

سال رحلت حضرت مائل کا یہ لکھو فنا
آج وہ ماہ جہاں جنت میں داخل ہو گیا

١٣ ھ ٥٠

گوہر بیش بہا جناب شیخ کرم احمد صاحب کامل نبیرہ جناب پاکیزہ بیان خنداں عشقی

١٩ ب ٨٨ ١٩ ٦ ١٣١

شاگرد محترم جناب مائل۔

١٣ ھ ٥٠

مائل تھے مست بادۂ عرفان ایزدی
کھنچکر ارم سے آتی تھی شغل جناب میں

ہوتا تھا ہر غزل میں جو مضمون شراب کا
یہ رنگ اوس شراب کا تھا اس حجاب میں

رندی کے باغ میں گلِ عرفاں کھلا دیے
تھا فرد باغبانِ چمن انتخاب میں

اُستاد کی غزل کا ہے اک شعر لاجواب
میں پیش کر رہا ہوں اوسے بھی جناب میں

مانیں جو میری بات مریدانِ بے ریا
دیں شیخ کو کفن تو ڈبو کر شراب میں

اس مے کے دیکھنے کے لئے آنکھ چاہئے
رکھی مئے الست ہے عجب شراب میں

صوفی خدا رسیدہ و شب زندہ دار شخص
اوصاف سب تھے مائل عالیجناب میں

ایسا ادیب شاعرِ خوش گو نہیں کوئی
اپنی نظیر آپ تھے اپنے جواب میں

پھیلی مہک یہ بادۂ عرفاں کی بعد مرگ
گویا نہائے لیٹے ہیں عطر گلاب میں

کہتے ہیں شیخ حضرتِ پیرِ مغاں چلے
اب کس سے بحث ہو گی مسائل کے باب میں

ہے اشکبار دیر و حرم میں ہر ایک شخص
شورِ عزا ہے محفل ہر شیخ و شاب میں

آیا لباس پیرِ مغاں کا پئے کفن
نہلایا معرفت کے مئے مشک ناب میں

پیرِ مغاں کا حکم ہے کامل کہ بادہ کش
مائل کو دیں کفن تو ڈبو کر شراب میں

گور و کفن میں صرف جو مینجانے سے ہوا
لکھا گیا وہ پیرِ مغاں کے حساب میں

ہجری میں سال غم ہے چلے ہیں جہاں سے وہ
تھی آشنا جناب رسالتمآب میں

مجھکو یہ فکر تھی کہ سن عیسوی بھی ہو
کچھ محو بیت سی تھی مجھے اس کے حساب میں

آئی صدا مناعتہ ہے آج خلد میں
مائل وہیں ہے ظلّ رسالتمآب میں

## جناب والا سید کاظم علی صاحب تخلص کامل شاگرد ناجی عزیز

سنا آج دنیا سے رخصت ہوئے
تقی بیگ مائل ابو المحترم

ہوئی آہ بربادِ دنیائے شعر
ہوا کیسا آباد باغِ ارم

جو ہے فکر تاریخ کامل تو لکھ
ادیبِ زمن شاعرِ خوش رقم

## جناب پاک نہاد حافظ میرزا محمد عبدالکریم بیگ صاحب ـ

## ساکن ٹونک نائب تحصیلدار سانبہر

محمد تقی بیگ مائل کہ بود
بفصلی سن رحلتش ہاتفے

ندا داد شیریں سخن پاک گوئے
ندا داد شیریں سخن پاک گوئے

## جناب حکیم میرزا الفضل حسین صاحب ـ صاحب مہتمم انسپکٹر پولس جے پور

## تخلص کمتر ـ نجیب جاہ دہلی

افسوس کہ مائل سحر بیاں ۔ دنیا سے سدھارے سوئے عدم
ہے جس کی جدائی میں برپا دنیائے سخن میں اک ماتم
وہ معدن علم و فضل و ہنر وہ مخزن لطف و خلق و کرم
وہ مہر منیر سپہر سخن وہ کوکب بخت اہل قلم
وہ پیر مغان بزم ادب افسوس بنا ساقیٔ ارم
تھا ہر دو دلوں کے واسطے وہ اعجاز بیاں اعجاز رقم
تھی صنف سخن پر وہ قدرت صحرا میں دکھاتا موج یم
تھے لفظ و معانی و مضموں اشعر شاہ سخن کے خیل و حشم
در پائے فصاحت بہتا تھا ہر لحظہ اوس کے زیر قدم
وہ نور تھا اوس کے دل میں بھرا پروانہ تھی جس کی شمع حرم

اک جام سفالیں سے بدتر
دریائے شراب عرفاں میں
جب کھینچا تھا وہ شعروں میں
چھاتا تھا نظام عالم پر
وہ آہ و فغاں میں کہتا تھا
بجلی کی تڑپ کا ہے منظر
مستان شراب ناب سخن
ناقوس میں وہ آواز کہاں
بدحال ہیں اوسکے ماتم میں
خورشید زبان اردو پر
القصہ حد بھر پڑتی ہے نگہ
تھی فکر مجھے تاریخ لکھوں
لکھ سال رحلت کستر یہ -

تھا ساغر جم اوس کے سامنے
تھا غرق وہ از سر تا بہ قدم
تصویر اداے زلف صنم
گیسوئے پریشاں کا عالم
یہ جذبہ دل کی کہا کے قسم
بادل کی گرج کا ہے عالم
سب پیتے تھے اوس سے دہو کے قدم
خاموش ہوئی اب شمع حرم
سب اہل زباں سب اہل قلم
ظلمات کا چھایا ہے عالم
آتی ہے نظر دنیائے الم
ہاتف نے کہا یہ فقرۂ غم
اورنگ نشین باغ ارم
۱۳ ۵۰

نتائج طبع جناب مولانا مولوی منظور احمد صاحب سندیلوی
تخلص پاکیاز کوثر - ارشد تلامذہ وحید عالم مائل
مدرس شفیق چاندپول ہائی اسکول جیپور

چو رفت مائل شیریں بیاں بخلد بریں
برائے سال رحیلش بگفت ہاتف غیب

کہ بود خوش ہمہ افعال او چو اقوالش
بخلد مائل شیریں بیاں نگو سالش
۱۳ ۵۰

## فصیح زبان جناب منشی عبدالرحمن صاحب کوکب مقامی کورٹ انسپکٹر پولیس لکھنؤ

## شاگرد و جانشین مرحوم جناب آگاہ

کیا کہیں کس سے کہیں کون سنے کس کو غرض — راہ چلتے سر بازار لٹا گنج حرم

خم کمر ہے فلک پیر کی اس صدمہ سے — دفعتاً سانحہ کچھ ایسا ہوا یہ اک دم

قایل سحر بیاں بزم جہاں سے اٹھا — ایسا اٹھا کہ زمیں پر نہ رہا نقش قدم

پیر دہیر مغاں جس کو زمانہ جانے — رہبر رند سبوکش جسے مانے عالم

قبلۂ شعر و غزل کعبۂ اصناف سخن — نکتہ سنجان جہاں جس سے سبق لیں پیہم

اسکے اشعار دل مردہ کو زندہ کر دیں — دم عیسیٰ کی قسم دامن مریم کی قسم

وہ گہر ریزی اشعار پہ آجائے اگر — شہد دریا کو کرے طبع رواں کا عالم

شعر میں کھینچدے وہ کون و مکاں کا نقشہ — ہاتھ ساغر کو لگا دے تو بنے ساغر جم

اسکی ہر بیت سے ہے نغمۂ بلبل پیدا — اسکا ہر شعر بنا دیتا ہے گلزار ارم

سیدھے ایسے کہ لیا ملک عدم کا رستہ — بھولے اتنے نہ دیا کچھ ملک الموت کو دم

نوحہ خواں موت سے اونکی ہے ہر اک پیر و جواں — مرثیہ گو ہے زمانہ میں ہر اک صورت غم

اب وہ ہے صدمۂ جانکاہ کہ جی بیٹھ گیا — داستان جگر افگار ہو اب کس سے رقم

حادثہ سنکے جگر ہوتا ہے ٹکڑے ٹکڑے — جی میں آتا ہے کہ اب ہم بھی چلیں سوئے عدم

موت پر بس نہیں چلتا ہے کسی کا کوکب — صبر پر صبر کرو ہائے ستم وائے ستم

حشر تک مرقد قایل پر کرینگے شیون — حسرت و یاس و قلق درد و غم و رنج و الم

مجھکو بھی فکر ہوئی یہ کہ لکھوں سال وفات — مصرع ایسا ہو کہ ہو جائے وہ اس نظم میں ضم

سرنگوں تھا میں اسی غم میں کہ ہاتف نے کہا — جابجا بزم سخن ہو گئی بزم ماتم

١٣ ٥٠

## قطعہ دیگر در زبان نورانی فارسی

۱۳۵۰ھ

فیضیاب تلامذ الرحمٰن — مایل خوش بیان شبیر حسن
نام او میرزا نقی بیگ است — کام او شعر را کند گلشن
سرنگوں شد چو او ثنا دیش — پئے اصلاح شعر چرخ کہن
پیر پیر مغان نیک نفس — مرشد زاہدان پاک دہن
معدن علم و کان فضل و ادب — مخزن شعر و نکتہ دان سخن
حرف تبیش چو قلزم زخارہ — نقطۂ شعرا وست دُرِّ عدن
فخر دادہ زبان اردو را — آن فصیح و بلیغ و ماہر فن
شہسوار سمند شعر و غزل — برد گوئے سخن ز اہل سخن
دل و جاں دا دبر گہر ریزی — مہ و خورشید و نجم و چرخ کہن
جلوہ ہائے کلام را چہ بیاں — آفتاب است مصرع روشن
از جہان فنا حجاب کند — میکشد از زمانہ روے سخن
بست رخت فنا و می گوید — سیر شد طبع از گل و گلشن
وا دریغا زمانہ می پرسد — ملک الموت می کشد دامن
کوکب دل گرفتہ آشفتہ — گل شدہ ہم چراغ شام وطن
فکر سال وفات چوں کردم — گفت ہاتف ۔ شبیر ملک سخن

۱۳۵۰ھ

## جناب حکیم سید قادر علی صاحب ۔ ماہر گل مراد تنویر

۱۳۵۰ھ

ازیں دار فانی چو شد ناگہاں — بسوئے ارم شاعر نغز گو

| | |
|---|---|
| بگوشم کسے گفت با آہ حزیں | بحق رفت بیگ الخشت بابلی بگو |

## قطعۂ دیگر تیز در سنہ بلند قدر عیسوی

| | |
|---|---|
| ازیں دار فانی بجنت چو رفت | محمد تقی بیگ عالی جناب |
| سحر از غمش گفت با آہ حزیں | بحق رفت بیگ جنت او کامیاب |

## نتیجۂ قلم جناب محمد عبد الصمد خانصاحب مبتلا کاسگنجوی

| | |
|---|---|
| حضرت نائل اوٹھے دنیا سے کیا | سارے اہل بزم غرق حیرت ہیں |
| مبتلا تم بھی لکھو سال وصال | آہ شعر و شاعری بے کیف ہیں |

عالیجاہ جناب مولوی ممتاز حسین صاحب مولوی فاضل متین تخلص بدیع الخیال پیروفیسر ہیڈ مولوی کالج راج جے پور ادیب اسلام مفتی ریاست ۔ ادیب چیدہ منشی فاضل ۔

| | |
|---|---|
| چرا ای بھی دل بہ دنیائے دول | ہمہ کار ہایش فریب و فسوں |
| بدیدی دگرگوں چناں می شود | کہ بینندہ زاں سخت حیراں بود |
| ندیدی کہ آں نائل نامدار | دو دو نیم ساعت برفتہ بکار |

تنومند و شادان و خرم بره ‌ ‌ بپالیش برفتی که یک دم بره

بر آشفت طبعش بد که نشست ‌ ‌ نشستن همان بود و چشمش ببست

چو یاران شنیدند این ماجرا ‌ ‌ به کالنگه آورده آنرا بجا

بدانگونه با خامشی ساز کرد ‌ ‌ که هوشش همه یار بیدار کرد

نوازا بیار رفته را از چه باز ‌ ‌ به کالنگه آورده این چیست راز

ازین ناگهان ماجرای شگفت ‌ ‌ همه یاران چنان حیرتی درگرفت

کسی را خبر کرد یاری نه هوش ‌ ‌ برآورده هر یک بدینسان خروش

سخن گسترا از چه گشتی غمین؟ ‌ ‌ یکی دیده بکشا و ما را ببین؟

شنو آنچه بگذشته با ما بگو ‌ ‌ بدل آنچه داری تو پیدا بگو

بگوشم نگوئی نه با چشمتم ‌ ‌ چه افتاده آخر ترا خسته ام

خموشی گزیدی تو از ما چنان ‌ ‌ مگر یاد آمد تو را از دوستان

که بوده شناسا بها هم نشین ‌ ‌ چو آگاه و رازم رفیقی گزین

برفتند پیش از تو سوی جنان ‌ ‌ تو تنها بماندی درین خاکدان

ز داغ پسرها شدی دردمند ‌ ‌ سخن راندن ما نیاید پسند

ستاده است گر تیرکی سو کنون ‌ ‌ تر از آب دیده خیال زبون

گرفته غزل در کف آمد صبا ‌ ‌ ز بهر دوستی کند التجا

نشسته است آخر چنان سرنگون ‌ ‌ ز اندوه گوئی دلش گشته خون

نه چیزی بگوئی نه هم بشنوی ‌ ‌ چرا نیم مرده این چنان بغنوی

نمازاده دیده نخواهی نگر ‌ ‌ همی چشپی اینکه چنان بی خبر

مگر درد یا داری ای نکته دان ‌ ‌ که بیدوش یاران روی این چنان

درین بوده هر یک که صوته چنین ‌ ‌ بگوشم رسیده که آن لب شیرین

صدا لیش کنی ہست مایل کجا | برفتہ بنوا ہوش غافل کجا
کہ آں بلبل بوستان سخن | پریدہ بہ فردوس نالہ کن
ہمہ سوگوار ست بزم سخن | ہمہ اشکبار است بزم سخن
کمر گش غزل خواں بگرید اگر | بزیبد کہ ہمتاش نارد دگر
زشاگردی آں نور نامدار | بود غالب و ذوق را یادگار
بہ سجے پو تسلیم روشن نفس | کہ دانشورے بود و بس نکتہ رس
رموز سخن را بیاموختہ | نکات سخن را بیندوختہ
سخن را بجائے رسانید کار | کہ شد نامور چوں در شاہوار
بار و ستم شدہ در غزل | بیفتادہ بر ہر زباں چوں مثل
سر نالہ و شور غوغا بگیر | ازاں سال مرگش تو پیدا بگیر
ن بش ربیع
۵۰ ۳۰۰ ۱۰۰۰ = ۱۳۵۰ھ

## جناب مولوی ناصح الدین صاحب متین تعلقدار ادب جمالی
۱۳۱ ۶ ۱۹

## عثمانی شاگرد جمیل مائل
۵۰ ھ ۱۳

مائل نیکو سیر نیکو صفات | جمعہ کو جب حق سے واصل ہوگئے
اے متیں میں نے سنا یہ غیب سے | جنت اعلےٰ میں داخل ہوگئے
۵۰ ھ ۱۳

## میرزا محمد محتشم بیگ صاحب نور چشم حمید مائل
۱۳۱ ۶ ۱۹

دیا داغ پدر کس وقت ہے ہے | فلک روؤں کہاں تک اس ستم کو

نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جسکو میری — کہاں سے لاؤں اُس ابر کرم کو
محمد بیگ نے بھی ساتھ چھوڑا — نہ بھولا تھا ابھی میں محترم کو
اور اس پر یہ قیامت پر قیامت — دیا والد نے بھی اب داغ ہم کو
بھلا تو ہی بتا دے اے فلک اب — بھلاؤں کس طرح اس رنج و غم کو
میری بربادیوں نے آہ توڑا — میرے گہوارۂ ناز و نعم کو
بڑا ارمان جی میں رہ گیا یہ — بڑی حسرت رہی یہ ہائے ہم کو
نہ لی خدمت بھی مرتے مرتے ہے ہے — اچانک چلدئے باغ ارم کو
ہوئی مجھ سے خطا کیا ایسی سرزد — بسایا جا کے جو ملک عدم کو
بھروسہ تھا نہ جیتے جی کسی پر — مگر اب کس پہ چھوڑا محتشم کو
تصور تھا مجھے ہر دم تمہارا — جگہ اب ملگئی ہے دل میں غم کو
کبھی تھمتے نہیں آنکھوں سے آنسو — کہاں تک روؤں اپنی چشم نم کو
فلک ٹوٹا جہاں میں مجھ پہ ٹوٹا — جگہ دل میں ملی میرے ستم کو
گئے خود اور ہمارے پاس چھوڑا — الم کو رنج کو صدمہ کو غم کو
صدا یہ غیب سے ہاتف کی آئی — ہوا جب دم خیال سال ہم کو
نہاں منقوطہ حرفوں میں ہے تاریخ — جو آنکھیں ہوں تو دیکھو شان غم کو
۱۳۵۰

## میرزا محمد محمود بیگ صاحب سانبھری مدرس مارواڑ اسکول

## شاگرد راست گو جناب مائل

۱۳۵۰ ھ

اے خداوند دو جہاں تو نے — [illegible] غم نہیں ہے جس کا بدل

چل بسے آہ میرزا مائل | جن کا ثانی نہیں نہ کوئی مثل
جن کا ہمسر نہ لا سکیگا فلک | ایسے قابل کو لے گئی تو اجل
دو ہی تھے جہان میں شاعر | ایک تھا میر دوسرے مغل
میر کے بعد ہند میں بے شک | ریختہ میں تھے میرزا اول
تھا فصاحت پہ آپ کا سکہ | تھی ولایت سخن کی زیر عمل
اسلئے سال اون کی رحلت کا | لکھدو محمود - بادشاہ غزل

۱۳ ده ۵

دیگر قطعہ محمود فارسی در تعمیہ

۱۳۰ الہی ۱۴

فخر دہلی جان اردو مائل نازک خیال | جسم بیجان شد ز ظلم دست مرگ ناگہاں
گفت اے محمود ہاتف بہر سال انتقال | سرور ملک معانی شاعر بے ہمال

۱۹ ۴ ۱۳

جناب منشی عبد الحکیم صاحب ہست شاگرد جمیل مائل -

۱۹ ۴ ۱۳

در اوصاف صنعت توافق الراسین

۱۵ ۴ ۱۳

رہے خوش آدمی دنیا میں آکر یہ نا ممکن | مقدر کو فلک کو موت کو انسان کی ضد ہے
زمانہ کر نہ سکتا تھا گوارا صحبت مائل | ہزاروں حاسدوں کا ایک یہ کم بخت حاسد ہے
لکھی تاریخ ہجری رحلت ممدوح کی میں نے | ملال موت مائل ہست محزون نہ کہو زاید ہے

۱۳ ۵ ۵

مسیح الزماں جناب حکیم باکمال سید واحد علیخاں صاحب رئیس جیپور

۱۳ ۴ ۱۹

## گلبن مرادِ سید خورشید علی مہر ہشتی والا تدبیر طبیب فاضل

## بست مے طریقت مائل

## مرقع قطعات فارسی

| | |
|---|---|
| نوزدہ اول جمادی قبل ساعت نیمروز | یوم آدینہ بحکم خالق ارض و سما |
| کرد رحلت میرزا مائل شدہ سال وصال | شد سوئے فردوس ہشتم مائل از دار الفنا |

## دیگر باظہار حالات کمال مائل پاکباز

| | |
|---|---|
| ہے چہ در عالم بلائے ناگہاں آمد پدید | ہے چہ ماتم زاد بر غم سانحہ شد ناگہاں |
| ہے چرا در چشم من عالم ہمہ تار یک شد | ہے چرا از چشم عالم اشک خونیں شد رواں |
| ہے چرا از قلب من تاب و توانائی برفت | ہے چرا اندر جہان شد تلخ عیش جاوداں |
| ہے چرا بے نور شد چشمان ماہ و آفتاب | ہے چرا دامان چرخ نیلگوں شد لا الساں |
| حسرتا و احسرتا و احسرتا و احسرتا | عازم ملک بقا شد مائل شیریں زباں |
| بود او رکن رکیں بزم مستان ازل | بود او روح روان ہوشیاران زماں |
| بود او ہم فخر بزم جرعہ نوشان سخن | بود او ہم آبروئے نکتہ سنجان جہاں |
| بود ذاتش ہم چراغ دیر و ہم شمع حرم | بود او ہم نازش کعبہ و ہم فخر بتاں |
| عاشق و دلدادۂ نعت حبیب کبریا | والہ و شیدائے حمد خالق کون و مکاں |
| گنج اسرار مضامیں کشتر اسرار سخن | گوہر درج فصاحت اختر برج بیاں |

بود نثرش ناشران را مایهٔ عز و وقار
بود نظمش گوهر اکلیل فرق شاعران

منطق او دعوهائے نکته‌دانان را هم قوام
گفته‌اش هم تار و پود و نغمه‌هائے بلبلان

کلک در دستش همی بارید اعجاز عصا
بود دریائے مضامین پیش پائے آوردان

عندلیب از زمزمه سنجیش شعله در جگر
داغ بر دل داشت از طبعش بهار بوستان

برق طبعش میل در چشم حسودان می‌کشد
از کلامش داغها می‌داشت قلب دشمنان

بے سخن بر دست او کردند بیعت بے سخن
جمله منشیان سخن را بود او پیر مغان

خامهٔ اعجاز کارش نسخهٔ لفظ نند۔ اگر
اهل دل کردند تصور شرح نظم کن فکان

آه رفته همره مائل همه لطف سخن
ختم شد بر ذات او لطف بیان لطف زبان

کو صدائے قلقل مینا کو مینا و جام
آه کو رنگین مضامین شراب ارغوان

حافظ ثانیش گفتن هم نباشد بے محل
عیب نه بود گر بگوئی سعدی هندوستان

نکته نکته را همی سنجید آں نازک‌بیاں
کے شود پیدا بسان او فهیم و نکته‌دان

در غمش کردند وقف سینه‌کوبی خویش را
اهل بینش اهل دل اهل نظر اهل زبان

در غمش پوشید کعبه هم لباس ماتمی
آتش هجرش به قلب دیر شد شعله‌فشان

ورد لم آمد برائے او دعائے مغفرت
روز محشر باشدش دامان رحمت سائبان

بهر در بحر تفکر وے که غوطه میزدم
بهر تاریخ وصال مائل عرش آشیان

سال رحلت از چهارم آسمان عیسیٰ بگفت
مسند آرائے ارم شد مائل فخر جهان۔
۳۱ ۶ ۱۹

## قطعه دیگر از بحث حروف مهمله
۵۰ ع ۱۳

در ملال مائل والا گهر اعلا همم
بهر عالم آمده در ورطهٔ درد و الم

سال او در مهمله کلک الم مسطور کرد
راحلے براه علا مورد رحم و کرم
۵۰ ه ۱۳

## تاریخ دیگر در حروف مہموسات
۱۳ ۵۰

| | |
|---|---|
| از ملال انتقال مائل شیریں بیاں | بر سر اہل سخن نازل شدہ ہے ہے چہ قہر |
| سال رحلت چوں بہ مہموسات جستم بہر او | گفت ہاتف - سر لبہ لطف سخن رفتہ ز دہر |
| | ۵۰ ۵ ۱۳ |

## قطعات وصال مائل حیدز مائل زبان اُردو
۵۰ ۵ ۱۳

| | |
|---|---|
| سخن گو محمد تقی بیگ مائل | ہوئے رحمت حق تعالے سے واصل |
| پے سال رحلت کہا مہر نے | کہ تاریخ ہے - داخل خلد مائل |
| | ۵۰ ۵ ۱۳ |

## قطعہ دیگر بکمالات برگزیدہ زبان مائل
۳۹ ف ۱۳

| | |
|---|---|
| وہ مرزا محمد تقی بیگ مائل | سخن سنج یکتا سخنگو سخنور |
| فصاحت کا معدن بلاغت کا مخزن | محبت کا پیکر قناعت کا جوہر |
| وہ اُستادِ فن تھا وحید زمن تھا | نہ تھا فی زمانہ کوئی اُسکا ہمسر |
| کئے تھے خدا نے عطا وصف کیا کیا | کہ ہر وصف تھا ایک سے ایک بہتر |
| جہان سخن میں خدائے سخن تھا | حدیث سخن میں سخن کا پیمبر |
| ہر اک شعر اُسکا ہر اک لفظ اُسکا | شراب محبت کا تھا ایک ساغر |
| پلاتا تھا وہ شائقین سخن کو | چھلکتے ہوئے جام پر جام اکثر |
| بھلا آدمی پر تو کیا منحصر ہے | ملک وجد کرتے تھے شعر اُسکے سنکر |
| نہ چھوڑا قضا تو نے افسوس اُسکو | نہ آیا تجھے رحم چرخ ستمگر - |

ملا اوسکو دنیا سے جا کر یہ رتبہ
خدا کی ہے رحمت نبی کی شفاعت
سن عیسوی اور ہجری ہیں مجھکو
ادیب زماں محترم نیک محضر
۱۹ ۶ ۳۱

جو تھا اُسکے خلق و عبادت کا مظہر
ادہر باغ جنت ادہر حوض کوثر
دیا پھر ہاتف نے یہ شعر لکھ کر
محمد تقی مایل شمع انور
۱۳ ۵ ۷۰

## دیگر بحالات بے مثالی مایل
۱۳ ۵ ۵۰

چل بسا صد حیف دنیا سے تقی متقی
شاعر خوش فکر تھا وہ اور ادیب بے نظیر
تھا فصیح بے مثل اور تھا بلیغ بے مثال
اب نہیں دنیا میں ایسا شاعر عالی خیال
اُسکی ہستی سے جہان شاعری پر کیف تھا
تھا تخلص اوسکا مایل نام تھا اُسکا تقی
سال رحلت تم بھی اے پھر حزیں یہ لکھو

تھا جو فخر شاعران ہند بیشک بالیقیں
نکتہ سنج و نکتہ فہم و نکتہ دان و نکتہ بیں
تھا لطافت میں وہ یکتا اور ظرافت میں متین
ہاں نہیں پھر نہیں پھر نہیں اور پھر نہیں
اوسکے مرنے سے ہے دنیائے سخن اندوہگیں
آسمان شاعری کا تھا وہ اک مہر مبیں
مایل مقبول عالم داخل خلد بریں
۱۹ ۶ ۳۱

## دیگر در حالات و واقعات صحیحہ جناب مایل قطعہ ہاں
۱۹ ۶ ۳۱

اوٹھا دنیا سے کیسا مایل شیریں زباں ہے ہے
وہی تھا مسند بزم سخن کی زینت و رونق
عیاں تھے اُسکے ہر ہر لفظ سے نکتے حقیقت کے
اُتر جاتے تھے دل میں شعر اُسکے تیر کی صورت

کہ جسکا تھا کوئی ہمسر نہ جسکا تھا کوئی ثانی
اوسی کے سر پہ تھا ملک سخن کا تاج سلطانی
نہاں تھے اُسکے ہر ہر شعر میں رمز خداوانی
ہر اک مصرع تھا اُسکا غیرت تیغ صفاہانی

لکھا کرتا تھا برق طور کے جلووں کی وہ مضموں ۔۔۔ کہ ہو جاتی تھی جس سے دیدۂ موسیٰ کو حیرانی

بتاتا تھا طریقے قیس کو صحرا نوردی کے ۔۔۔ سکھاتا تھا عنادل کو وہ طرز زمزمہ خوانی

کچھ ایسا زور تھا اسکے قلم میں سب یہ کہتے ہیں ۔۔۔ کہ تھا حاصل اسی کو رتبۂ تلمیذ رحمانی

کچھ ایسا مست تھا وہ بادۂ عشق الٰہی سے ۔۔۔ کہ پانی کو سمجھتا تھا شراب ناب عرفانی

کچھ ایسی شان سے لکھتا تھا مضمون حرمت حق کے ۔۔۔ کہ ہو جاتی تھی ثابت میکشوں کی پاک دامانی

بہا کرتے تھے اسکے ہاتھ سے دریا مضامیں کے ۔۔۔ دم تحریر حاصل تھا اسے اعجاز عمرانی

لکھا کرتا تھا کچھ ایسے مضامیں جنکو پڑھ پڑھ کر ۔۔۔ رہا کرتے تھے گھنٹوں جیدیں شبلی نعمانی

سپہر شاعری کا تھا وہ اک خورشید تابندہ ۔۔۔ اسی کی روشنی سے تھی زمین شعر نورانی

مٹے تاب سخن کی روح کہنا تھا بجا اسکو ۔۔۔ کہ جسکے اٹھتے ہی شیشوں میں باقی رہگیا پانی

سلاست اوس پہ شیدا تھی لطافت اسپہ تھی شیدا ۔۔۔ اسی پہ ختم تھی ساری زباں دانی سخندانی

تخیل میں تغزل میں فصاحت میں بلاغت میں ۔۔۔ وہ عرفی تھا نظیری تھا وہ سعدی تھا وہ خاقانی

نظامی حمد میں تھا نعت میں جامی کا ہمسر تھا ۔۔۔ مضامین مرثیہ میں تھا حافظ ثانی

مگر با ایں ہمہ اوسکی یہ حد انکساری تھی ۔۔۔ نہ لایا بھول کر لب پر کبھی "ما اعظم شانی"

نہیں معلوم کہدیتا میں کیا اشعار کو اسکے ۔۔۔ اگر مانع نہ ہوتے کچھ مجھے آداب قرآنی

وہ عالمگیر ہے رنج والم مائل کی رحلت کا ۔۔۔ کہ ہر شہر و بشر کا شغلہ ہے مرثیہ خوانی

حواس ظاہری ہیں باختہ مائل کی فرقت میں ۔۔۔ حواس باطنی پر چھا گئی آشفتہ سامانی

خدا کے واسطے لے ساقی جام الم لبس کر ۔۔۔ بہت تیری بدولت ہو چکی ہے مرثیہ خوانی

یہ تاریخ وفات اوسکی زبان مہر سے سن لے ۔۔۔ عطا ہو نام حق اسکو شراب ناب عرفانی

۱۳

## منشی مظہر حسین صاحب مہر دہلی ۔ با نظم گوہر دل عمر ہم

۱۳

ہائے دنیا سے اٹھا وہ شاعر شیریں سخن ۔۔۔ حشر تک نازاں رہیگی جسپہ دلّی کی زباں

میرزا نانی اہل دنیا کی نہ جب آئی پسند
میرزا کے ساتھ ہی لطف سخن بھی اُٹھ گیا
نغز گو و بذلہ سنج و شاعر نازک خیال
نیک صورت نیک سیرت نیک خصلت نیک دل
یوں تو لکھنے کو لکھینگے اور لکھتے ہیں مگر
اُس جگہ سے ڈہونڈ کر لاتے تھے مضموں شراب
موت ہے اہل زباں کی یا زباں کی موت ہے
منزل مقصد کہاں اور اب کہاں بانگ درا
شہر میں اس صدمۂ جانکاہ کی سن کر خبر
میرے دل میں بھی ہوا فوراً یہی پیدا خیال
دیر تک سر اپنا میں اس فکر میں تہتا رہا
پھر بھی کچھ مطلب نہ بر آیا تو کیے آنکھ بند
بزم آئندہ میں یا رب مجھکو میری شرم ہے
مجھکو آتی ہی نہیں تاریخ کہنی کیا کروں
میرے حال زار پر رحم آگیا اللہ کو
فکر میں تاریخ کی مضطر نہ ہو ناظم یہ لکھ

خلد میں جا کر ہوئے رضواں کے مائل میہماں
اب کہاں پیدا ہیں ایسے نکتہ سنج و نکتہ داں
خوش خصائل خوش مقال و زندہ دل جادو بیاں
اب نظر آتی نہیں دنیا میں ایسی ہستیاں -
شیشہ و ساغر مے و میخانہ کے مضموں کہاں
پینے والے کا نہ پہونچے جس جگہ وہم و گماں
ہو چکی تیری زباں دانی بس اے ہندوستاں
ہو گیا بے میر اب شعر و سخن کا کارواں
فکر میں تاریخ رحلت کے ہوئے تاریخداں
تو بھی لکھ تاریخ مرگ مائل خلد آشیاں
کچھ نہیں سوجھی تو دیکھا میں نے سوئے آسماں
گر پڑا سجدہ میں اور کی عرض اے رب جہاں
کوئی ہوگا مرثیہ گو کوئی ہوگا قطعہ خواں
ہائے اب تیرے سوا کس سے کہوں جاؤں کہاں
کان میں غیب سے آواز آئی ناگہاں
ہو گیا کوچ آج مائل کا سوئے باغ جناں
۱۳ ھ ۵

## دیگر شاہد واقعات حقیقی

۱۳ ھ ۵

اب دلفگار کیوں نہ ہوں اہل سخن تمام
تاریخ کی ہوس ہے جو ناظم تو لکھ یہی
واقع ہوئی ہے شاعر شیریں زباں کی موت
مائل کی ایک موت ہے اردو زباں کی موت
ھ ۵

## ایضاً بصنعت اشارہ

گلستان سخن میں کیسی چلی باد اجل
کر دیا اک آن واحد میں خزاں دیدہ چمن

ہے گریباں چاک کوئی اور کوئی خاموش ہے
کس کے ماتم میں نظر آتی ہے دنیائے سخن

میرزا نائل اٹھے دنیا سے یہ کیا ہوگیا
بن گئی بزم عزا سب انجمن کی انجمن

وائے میں ناظم اگر تاریخ رحلت کی ہے یہ
سر سے دیتے پتہ یاس و غم و شیون و محن

## دیگر در صنعت ایہام حروف اصمات

اک حشر بپا کیوں نہ ہوا ارباب سخن میں
کم لاکھ قیامت سے نہیں رحلت نائل

پتھر کا کلیجہ کوئی لائیگا کہاں سے
کس طرح سہی جائیگی یہ فرقت نائل

رو رو کے یہ کہتا ہے ہر اک دیدہ مشتاق
یا رب کہیں آجائے نظر صورت نائل

واپس ہی نہیں بھیجتا یہ کیا ہوا یا رب
کیسی ملک الموت نے کی دعوت نائل

تھے اہل زمیں پہلے ہی سے والہ و شیدا
اب اہل فلک کو بھی ہوئی الفت نائل

پہلے تو ہمیں لوگ کیا کرتے تھے خدمت
اب کرتی ہیں حوران جناں خدمت نائل

سچ ہے کہ فن شعر میں وہ ہوگیا کامل
جسکو بھی میسر ہوئی کچھ صحبت نائل

ہر بات میں اک پہلو نکلتا تھا نرالا
ہر شعر میں ہوتی تھی عجب جدت نائل

کہتے ہیں یہ الفاظ و معانی کے محاسن
اک صورت نائل ہے تو اک سیرت نائل

سب غم سے ہیں خاموش اسی واسطے ناظم
اصمات میں ہے مادہ رحلت نائل

تاریخ نئے طرز کی یہ خوب نکالی
دنیا سے چلے آج کہ مصر حضرت نائل

جناب صدر معلیٰ نواب اکرام علیخاں صاحب ناؔمی دہلوی میونسپل کورٹ انسپکٹر لو الیکشن بجوپر

۱۳۱۶ ۱۹

| | |
|---|---|
| میرزا مایل سوئے دار البقا | کرد از دنیائے فانی انتقال |
| آہ شد خاموش شمع شاعری | آہ پنہاں شد مہ برج کمال |
| کرد ہجرش بیقرار و مضطرب | کرد با دستش غرق دریائے ملال |
| گفت ناؔمی بہر سال رحلتش | بے مثل شیریں زبان نازکخیال |

۱۳۱۶ ۱۹

جناب مولوی مجاہد الدین صاحب نسیم زیب گل عثمانی

تلمیذ جناب پاکباز مایل بیکین محافظ خانہ محکمہ اپیل

| | |
|---|---|
| مایل نکتہ سنج و نکتہ شناس | گلشن خلد میں گئے ناگاہ |
| سال رحلت کی فکر کیوں ہے نسیم | کہد و پیر مغاں والا جاہ |

بندہ نواز لالہ کرشن کمار صاحب نسیم شاگرد رشید قدسی جناب مایل

| | |
|---|---|
| عجب تھے تقی بیگ بھی زندہ دل | جو وعدہ کیا تھا وفا کر گئے |
| بہت انکا مشکل ہے ہونا جواب | وہ طے آکے راہ رضا کر گئے |
| لکھو سال رحلت یہ تم بھی نسیم | بدیع زمانہ قضا کر گئے |

عالیجناب حاجی محمد تقی صاحب نائب تحصیلدار ممنون کرم جناب مایل

۱۳۱۶ ۱۹

تقی بیگ مائل ادیب جہاں
یکایک جو دنیا سے راہی ہوئے
لکھا سال رحلت یہ ہیں نے نقیؔ

سخن سنج یکتا فصیح زمن
سوئے باغ جنت وہ اُستاد فن
اُٹھا آہ دنیا سے نجم سخن
۱۳۰۵ھ

جناب شعور احمد صاحب نواب - ابن معاملہ فہم جناب تنویر
۱۳۱۹

حضرت مائل کمال جلد گئے سوئے باغ ارم
فکر تھی سال رحلت کی سوچ رہا تھا میں اب

کون ہے ایسا جسکو نہیں موت سے انکی رنج و ملال
مجھ سے کہا یہ ہاتف نے "فرد جہاں فضل و کمال"
۱۳۰۵ھ

عالیجناب سید محمد واجد علی صاحب واجد گیرج ماسٹر راج جے پور
۱۳۱۹

میں نے جس دن سنا یہ انور سے
دفعتاً اس خبر کے سننے سے
تھا ہجوم الم ابھی کہ سبب مجھے
آئی آواز غیب سے واجد

آج مائل کا انتقال ہوا
کیا کہوں کس قدر ملال ہوا
سال رحلت کا بھی خیال ہوا
اختر ملک ہند سال ہوا
۱۳۰۵ھ

جناب محمد وزیر خانصاحب گنج جواہر نعت -
۱۳۱۹

حضرت مائل کی رحلت کا تجھے
گوہر نایاب تھے وہ اس لئے

فکر کیوں ہے لے وزیر باہنر
جہ دفعہ لکھدے تو اعداد گہر

جناب شیخ عبدالمجید صاحب وحید کامل
۱۳۰۵ھ

جناب میرزا مایل تقی بیگ
لقب شاعری زور قلم داشت
زبان دان سخن سنج و سخن گو
جہانا یادگار ذوق و انور
جہان شعر بے او تیرہ گشتہ
کلامش سر بسر سحر حلال ست
بہ امر حق مجال دم زدن نیست
چہ می پرسی کہ اندر ماتم او
ز فرزند و عزیزانش چہ پرسی
ز گلشن چوں رود باد بہاران
خدا بر تربتش رحمت فرستد
ازیں پس آبروے شعر برخاست
زہا فقط میکدہ قدرت تہی بود
کلامش می دہد از وے نشانے
چہ بر گویم ز اخلاق وسیعش
بروز جمعہ از اول جمادی

در لیغا وا دریغا زیں جہاں شد
صریر خامہ اش تا آسماں شد
ز چشم ما بیک ساعت نہاں شد
ز دنیائے دنی سوئے جناں شد
کہ شمع شاعری گل ناگہاں شد
نظامش جملہ مقبول جہاں شد
چساں گویم چنیں بود و چناں شد
سر شک غم ز ہر دیدہ رواں شد
کہ ہر یک از غم او نیم جاں شد
ز چشمش جان پاکش ہمچناں شد
کہ خوش خوش روح او سوئے جناں شد
کہ اندر خاک اُستاد زماں شد
از دیر باشراب ارغواں شد
کہ میگوید کہ مایل بے نشاں شد
بہ مہرش بند ہر پیر و جواں شد
روانش جانب جنت رواں شد

وحید نا ر گفتہ سال رحلت
ز دنیا شاعرے رنگیں بیاں شد
۵۰ ھ ۱۳

عالیجناب لالہ راج بہاری لال صاحب ایم اے ایل ایل بی وکیل علیہ گڑھ
۵۰ ھ ۱۳
وفات شاگرد رشید وحید جہاں جناب مایل
۵۰ ھ ۱۳

آج دنیا سے گئے مائل سوئے ملک بقا — تھے جو اک مہر منیر آسمان شاعری
فکر کیوں تاریخ کی کرتا ہے الفت نے کہا — سال رحلت ہے وفات خسرو زبان شاعری
۱۳۱ ۶ ۱۹

جناب شہید الرحمٰن خاں صاحب ہما آیۂ مال وفات نور چشم وحید زماں افضل پھلوی
۱۳ ۶ ۱۹ ۱۸۸ ۱ پ ۱۹

وفا چوں مائل شیوہ بیاں کو — ہمانا ریختہ را شمع گل شد
چو من پرسیدش تاریخ رحلت — بلند از عالم لاہوت غل شد

سرو زیبا وطن از ما بجسم
بہ گلشن جنتش بسال غرق گل شد
۱۳

جناب منشی سید محمد عابد علی صاحب ہلال وکیل جے پور
۱۳ ۱۹
شاگرد ادیب آموز آگاہ دہلوی
۶

کیا بتاؤں ہائے یہ صدمہ ہوا کیا دل ہو گیا — ماہی بے آب تھا اب مرغ بسمل ہو گیا
حضرت آگاہ اور انور کا غم کچھ کم نہ تھا — حضرت مائل کا صدمہ اور شامل ہو گیا
اب کہاں بزم سخن میں میکدہ کی گفتگو — ہو گیا اس فن کا اک استاد مائل ہو گیا
کہہ رہے ہیں خلد میں انور سے آگاہ و ظہیر — مائل خوش فکر بھی جنت میں داخل ہو گیا

اے ہلال زار تم بھی سال رحلت یہ لکھو
ہمسر فیض الٰہی آج مائل ہو گیا
۱۳ ہو ۵

# مجموعہ قطعات غریبہ جو بعد کتابت وصول ہوئے ہیں

۱۳۳۱

تہنیت ملک جناب مولوی حاجی سید علی احسن صاحب احسن مارہروی

لکچرار بزم اردو مسلم یونیورسٹی علیگڈہ شاگرد عزیز فصیح الملک داغ دہلوی

چھوڑ کر جب کائنات بے ثبات
دی پئے تاریخ ہاتف نے ندا

آئے مائل جنت فردوس میں
ہیں وہ شامل جنت فردوس میں

ہدیہ نایاب جناب ڈاکٹر آغا حسن صاحب خلیق شاہ شیری ڈاکٹر

آغا کوکب بلند جوہر

تھا شہ ملک سخن وہ مائل شیریں زباں
اب نہ مائل ہے نہ وہ مضمون نہ وہ طرز بیاں
سال رحلت اوسکا آغا جیسے ہاتف نے کہا

بوستان شاعری بلبل جنکے دم سے تھی بہار
شاعری کا اٹھ گیا دنیا سے سب عز و وقار
چل بسا اقلیم معراج سخن کا تاجدار

عالیجناب عزیز جہاں مولوی محمد لقا صاحب تخلص لقا
نیک نام کامل پروفیسر مہاراجہ کالج جے پور ۔

بمرگ میرزا مائل نقی بیگ
کہ مثلش بے گماں در شعرگوئی
اگرچوں نیست در عالم یکے ہم
نمودم صبر و بہر سال ہجرش

زبس دُرہائے خونیں اشک سُفتم
ندیدم ہیچ کس بسیار جُستم
کہ تا تواند بگوید من دُرستم
تقی مائل بجنت شد بگفتم

## قطعہ دوم تخرجین کلام در سنہ ہجری

روز آدینہ قریب چاشت گاہ
سال مرگش را لقا تاریخ گفت

مائل شیریں بیاں ناگاہ مُرد
شاعر ممتاز والا جاہ مُرد

## قطعہ سوم نوعیت مستزاد

مرد شخصے لشکرش ہم مہر و ماہ شد تباہ
سال ہجرش را سپہر زد ندا گو لقا

از کرم او را بیامرزد الہ بخش گناہ
شاعر بے مثل والا دستگاہ مرد آہ

## ہدیہ محمد ظہور علی خاں برق تاباں شاہجہاں پوری

میرے مخدوم حضرت مائل
برق جب میں لئے اونکی رحلت پر

شاعری میں جنہوں نے نام کیا
سال رحلت کا اہتمام کیا

ناگہاں آگئی یہ صدا دل سے
گلشن خلد میں قیام کیا

قدوۂ طالبان عالیجناب مولانا شاہ محمد برہان الرحمن صاحب متخلص بہ جمالی

۱۳۱ ۶ ۱۹

| | |
|---|---|
| مائل شیریں کلام و شاعر شیریں زباں | رفت از دار فنا چوں سوئے گلزار جناں |
| سال تاریخ وفاتش ہاتفے از غیب گفت | گوہر بحر جمالی تاریخ فوت شاعراں |
| | ۱۳۱ ۶ ۱۹ |

جناب منشی مانگی لال صاحب تجلی شاگرد لائق جناب آگاہ

۸۸ ۱۹

سرشتہ دار محکمۂ سب ججی علاقہ [illegible]

۱۳ ۶ ۱۹

| | |
|---|---|
| سوئے جناں جب گئے مائل نکو سیر | کہنے لگے خاص و عام داخل جنت ہوا |
| غیب سے آئی صدا لکھہ تجلی سال فوت | مائل نازک کلام داخل جنت ہوا |
| | ۱۳ ۶ ۵ |

از جناب صاحبزادہ سلطان محمد خاں صاحب جوش ٹونکی

۸۸ ۱۹

بلبل مجلس عاشق یادگار داغ

۱۳ ۶ ۱۹

| | |
|---|---|
| اوٹھ گیا افسوس دنیا سے شہنشاہ سخن | میرزا مائل جسے کہتے تھے بیشک انوری |
| ایک جہونکے میں ہوا کے کیوں نہ ہو مائل چراغ | طبع نازک پہ گراں تھا ایک دم کی ہمسری |
| ہے بجا اوسکے لئے جو کچھہ کہو جتنا کہو | ہو سکے کس سے بھلا اب شاعری کی ہمسری |
| اوس کو سنکر یاد آجاتے تھے میر و میرزا | اوس کے تو شعروں سے آتی تھی [illegible] |
| یہ فصاحت یہ بلاغت یہ سلاست یہ کمال | دہر میں کیونکر نہ ہوتی اوسکو حاصل برتری |

واقعہ کیا سانحہ سا ہو گیا ہے ہر طرف ۔۔۔ آج ہر دل کی کلی ہے خشک جو کل تھی ہری
جوشش فکر سال رحلت کی تو ہاتف نے کہا ۔۔۔ چھپ گیا سلطان انجم آفتاب شاعری
٥٠ ھ ١٣

لسان الملک نیکو سیر جناب مولوی ریاض احمد صاحب ریاض مہیل خیر آبادی
٨٨ ١٩ ١٣١ ٦ ١٩

حیف ویران شد خرابات سخن ۔۔۔ رفت مائیل جام وے باقی نماند
سال فوتش ایں بلب آمد ریاض ۔۔۔ آں قدح بشکست وآں ساقی نماند
٣٢ ٥٠ ھ ١٣

جناب منشی سید شاکر حسین صاحب حسین اقبال نقوی امروہوی مہتمم دار ثانی
١٣١ ٦ ١٩ ١٣١ ١٩

محکمہ عالیہ چیف کورٹ اقلیم جیپور مولف مہر جمال عالم محیط التواریخ
٥٠ ١٣ ١٣١ ٦ ھ ١٩

جمعہ کے دن روح مائل جنت ہوئی ۔۔۔ چھوڑ کر دار فنا میں اپنا جسم عنصری
اب کہاں وہ یادگار حضرت انور کہاں ۔۔۔ تھا جو اپنے وقت کا ہندوستاں میں انوری
جس سے روشن تھا جہان شعر اے شاکر حسین ۔۔۔ بجھ گئی افسوس وہ شمع کمال شاعری
٥٠ ھ ١٣

ناظم جناب محمد عنایت حسین صاحب نضا سانبھری سلیم الطبع منشیر سب انسپکٹر پولس جیپور
١٣١ ٦ ١٩ ٨٨ ب ١٩

آج کیا سانحہ ہوا ایسا ۔۔۔ جس سے ہر اک بشر ہوا بیدل
ہو گیا کس کے غم کی ظلمت سے ۔۔۔ ہاتھ کو ہاتھ سوجھنا مشکل
ہو گئیں آج کون سے غم سے ۔۔۔ سب جہاں کی مسرتیں باطل

| | |
|---|---|
| حبطرف دیکھو خنجر غم سے | کوئی بیجان ہے اور کوئی بسمل |
| غیب سے یہ سنا غنا بت نے | تو ہے دنیا سے کس قدر غافل |
| آہ وہ یادگار انور و ذوق | ہوگیا آج خلد میں داخل |
| سال تاریخ سن ہجری میں | ذیل کے شعر سے ہوا حاصل |
| مقبل بزم شاعران ہند | چل بسے آج میرزا مایل |

## جناب منشی محمد سردار بیگ صاحب قیاس امیدوار کرم جناب آہ

| | |
|---|---|
| اٹھا مایل نکتہ داں اس جہاں سے | سخن سنج اب ایسا لائیں کہاں سے |
| نہ ہوگا کبھی ایسا پیدا جہاں میں | وہ تھا سعدی وقت اردو زباں میں |
| کچھ اوسکی زباں سے ہی لطف بیاں تھا | زمین سخن کے لئے آسماں تھا |
| کیا فکر تاریخ نے جب پریشاں | رہا میں بھی کچھ دیر سر در گریباں |
| تو بولا یہ ہاتف کہ ہے سال رحلت | قیاس حزیں۔ نکہت باغ جنت |

## عالیجناب حافظ محمد ابراہیم صاحب ماجد رہین قصبہ پلول

| | |
|---|---|
| مجمع اہل سخن دیدیم با حزن و ملال | ہر یکے مایل مرحوم کرده قیل و قال |
| از دل اندوہگین ماجد ماتم شریک | گفت سال رحلتش گم شاعرے نازک خیال |

## جناب خواجہ مبارک علی صاحب جہاں جہاں بروبکار نویس محمد الف آہ

| | |
|---|---|
| حضرت مایل فصیح و شاعر نازک خیال | چل بسے افسوس ہیں دار فنا سے ناگہاں |

سچ تو یہ ہے سانحہ اونکا اٹھ گیا لطف سخن
سال رحلت عیسوی اون کا سیاہ کر دیا لکھا

وہ فصاحت وہ بلاغت وہ لطافت اب کہاں
آہ کیا ملک فصاحت شاعر شیریں بیاں
۱۹ ۶ ۱۳

نکوہاد جناب قاضی قطب الدین حسین صاحب نجم نادلوی

خطیب مسجد قدس علیا عثمانیہ حیدرآباد دکن
۱۹ ۶ ۱۳

مٹ گئی افسوس دنیائے سخن کی رونقیں
لے اڑی باد اجل اوس ابر دربار کو
ملت و دور سخن کا تھا وہ اک ختم رسل
اب کہاں وہ حضرت نائل کہاں لطف زباں
ایک نائل کیا اٹھے لطف زباں جاتا رہا
چھپ گیا ہے وہ مہر آسمان حسن شعر
نجم لکھدے مصرع تاریخ تو یہ برجستہ حال

آہ جیتے اٹھ گیا وہ تاجدار شاعری
جسکے دم سے تھی ہری یہ کشت زار شاعری
اور زمین شعر کا پروردگار شاعری
اب کہاں باغ سخن میں وہ بہار شاعری
گر گیا صد حیف نظروں سے وقار شاعری
ہو گیا تاریک دنیا میں دیار شاعری
اٹھ گیا افسوس دنیا سے شعار شاعری
۱۹ ۶ ۱۳

نتیجہ فکر عالیجناب ماسٹر نند لال صاحب نگم بی اے ایل ٹی
ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول مقبول عام مہاراجہ کالج جے پور -
۱۹

نائل خوش بیاں و خوش اخلاق
اونکا سال وفات ہاتف نے

شاعری میں تھے آسمان سخن
یہ کہا - اشرف جہان سخن
۱۳

یادگار نائل فصیح زبان تمام شد
۱۳

# قطعات زیبا موصولہ بعد طبع رسالہ ہذا

والا جاہ مفتخر الامرا معین الملک۔ زبدۃ الجمن عالیجناب صاحبزادہ محمد افتخار علی خانصاحب بہادر المخاطب ضمصام جنگ۔ فخر ناصر دہر خلف الصدق اعلی قدر حضور پر نور گوہر بحر جود عالیجناب فہیم جہاں حافظ تاج الملک نواب محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر۔ صولت جنگ سلیماں فر۔ جی سی ایس آئی جی سی آئی اے عالی ہمم فرمانروای ریاست ٹونک

گیا افسوس اب ملک عدم کو — وہ مائل دھوم تھی جس کی جہاں میں
جواب اوس کا نہ تھا اہل سخن میں — نظیر اوسکی نہ تھی اہل زباں میں
تغزل میں ہوا رشک نظیری — وہ اپنے وقت کا ہندوستاں میں
بہار گل کا منظر شعر کہہ کر — دکھا دیتا تھا وہ فصل خزاں میں
ارادہ آہ کا کرتا تھا جب وہ — تو پڑجاتے تھے رخنے آسماں میں
سنا جس نے مسخر ہو گیا وہ — کچھ ایسا سحر تھا اوسکے بیاں میں
یہی ہے فخر اوسکا سال رحلت — وہ ہے اب نیک دل باغ جناں میں

احسن الامرا نیک طبع جناب صاحبزادہ محمد حنیف خاں صاحب بہادر محسن الملک رفعت جنگ برگزیدہ ٹونک۔ المتخلص حنیف

تھا یگانہ اپنے فن میں شاعر بے مثل تھا — مائل جادو بیاں دنیا سے کیا چل بسا

اوس کے مرنے کا ہے غم دنیا میں ماتم کدہ — ہے زباں زد سارے عالم میں اوسکا شہرا

ایک وہ دن تھا کہ ہمدم الفت کی اسکی دھوم — ایک یہ دن ہے کہ ہے ماتم بپا ہر جا پڑا

ابتدا میں انتہا کی تھی خوشی گھر گھر مگر — دیکھ لی اوس ابتدا کی آج ہم نے انتہا

ذات باری کو بقا ہے اور فنا سب کیلئے — یہ مسلم ہے کہ ہے اک دن فنا کو بھی فنا

سب نے کیا ملکر دعائے مغفرت اوسکے لئے — رنج کرنے سے ہے کیا حاصل جو ہونا تھا ہوا

یہ دعا اب مغفرت کی تجھ سے اے رب غفور — عفو کر اوسکی خطا اور باغ جنت کر عطا

پھر ہوئی یہ فکر مجھکو سال رحلت بھی لکھوں — ہاتف غیبی کی کانوں میں یہ آئی صدا

انتی کیوں تشویش ہے یہ تو بھی لکھدے اے حنیف
یہہ جہان شاعری میں ہو گیا محشر بپا

حسب الحکم عالیجناب حافظ محمد معصوم صاحب رنگین فہم ابن سررشتہ دار سابق بہاں دار وغیرہ پر اہار ہی صدر و دیگر تصنیف مطبوع زبان گلدستہ معصوم

شاعر نکتہ داں - مائل خوش بیاں — لیگیا ساتھ اپنے زبان سخن

چھپ گیا آه زیر زمیں چھپ گیا — نیّر اعظم آسمان سخن

اٹھ گیا مایہ دار سخن اٹھ گیا — بڑھ گئی بڑھ گئی اب دکان سخن

لٹ گیا تاج ملک زباں لٹ گیا — مٹ گئی مٹ گئی عز و شان سخن

اب کہاں وہ نغز لحن ادائیاں اب کہاں — ہائے وہ طوطئ نغمہ خوان سخن

اب کہیں بھی غزل تو سنائیں کسے — ہیں لبا ہائے وہ قدر دان سخن

اوس کے دم سے تھا آباد وہ کیا گیا ہو گیا ہائے ویران جہان سخن

لکھدے تاریخ معصوم خستہ جگر
رحلت بلبل بوستان سخن

## اسد الشعرا عالیجناب مولانا مولوی سید محمود حسن صاحب لونکی

## تخلص صولت جادو نگار

اب نظر آتا نہیں افسوس وہ رنگ بیاں
رہ کہی ہیکی رہ گئی اب داستان شاعری

ایسا شاعر ایسا ماہر اب کہاں ہے ہائے ہائے
حشر تک ماتم کریگا اب جہان شاعری

کیوں نہ چھا جائے اوداسی اب زمین شعر پر
کیوں نہ گرد آلود ہوا آسمان شاعری

اب مکاں تربت ہے اسکی اور وہ اسکا مکیں
سونا سونا رہگیا ہے ہے مکان شاعری

فکر ہے تاریخ کی تجھکو اگر صولت تو پھر
سال رحلت لکھ بہار گلستان شاعری

## ازجناب گہرپاش سید نور الحسن صاحب جوہر زیدی الواسطی شاہ پوری

## چشمہ جو و جناب مولوی عبد الرحمن صاحب راسخ دہلوی

انتقال نائل مرحوم پہ
سال رحلت سن شمسی لکھو حسن

سب یہ بولے صاحب دل جن سے
شاعر بے مثل نائل چل بسے

۱۳۴۶ف

## محسن آفاق جناب قاضی سید سراج النبی صاحب ۔ زینت کامل ہند قضا سانبہر

۳۱ ۶ ۱۹ ۱۱۱ ۶ ۱۹

کیا ہوئی وہ رونق بزم سخن اب کیا ہوئی
چھا گئی کس واسطے چاروں طرف افسردگی

کس لئے سنسان ہے شعر و سخن کا میکدہ
کیوں پڑے ہیں آج یہ جام و سبوئے تہی

یک بیک کانوں میں یہ آئی صدائے دلگداز
پڑ گئی جس سے مرے سارے بدن میں سنسنی

شاعران ہند میں جو قابل و ممتاز تھا
تھا تخلص جسکا مائل نام تھا مرزا نقی

چل بسا بزم جہاں سے آج وہ روشن خیال
جس سے تھی بزم سخن میں ایک برقی روشنی

اب کہاں دنیا میں ایسا شاعر جادو نگار
رشک کرتا تھا بیاں پر جسکے سحر سامری

پھول جھڑتے تھے زباں سے جب وہ پڑھتا تھا غزل
مصرع مصرع بخشتا تھا روح کو اک تازگی

اوس کی تشبیہات ہوتی تھیں جدید و دلپسند
اوسکی تھی طرز ادا دلچسپ بندش تھی نئی

جس کو سنکر لوٹتے تھے کافر و دیندار سب
اوسکے ہر اک شعر میں تھی ہر ادا کی دلکشی

اوسکو مضموں آفرینی میں تھا حاصل اک کمال
تھی رموز شعر سے بالجملہ اوسکو آگہی

اوسکو فکر شعر میں کچھ اسقدر تھا انہماک
سچ تو یہ ہے تھا اسی پر انحصار زندگی

اوسکے مرنے سے گئے اردو زباں کے سب مزے
اب کہاں ہندوستاں میں وہ زباندانی رہی

تو بھی لکھ تاریخ رحلت اے سراج دل حزیں
چھپ گیا معجز بیاں مہر منیر شاعری ۔

۱۲۱ ۵۰

## جناب حکیم طبیب سید احمد حسین صاحب بقا ساکن قصبہ پٹہ رتیہا پھوند ضلع اٹاوہ

۱۹ ۳۱ ۱۹ ۳۱

چل بسا افسوس دنیا سے نقی خوش بیاں
تھا بجا کہنا جسے شاہنشہ ملک زماں

وہ لکھا کرتا تھا کچھ ایسے مضامیں شعر میں
جنکو سنکر دنگ رہ جاتے تھے سب نکتہ بیاں

بے تکلف امڈے آتے تھے مضامین لطیف
تھی طبیعت اوسکی یا تھا کوئی دریا رواں

جرعۂ نوشانِ سخن کی دل کی تسکین کے لئے
اوسکا ہر ایک شعر تھا جام شراب ارغواں

اوسکے ہر اک شعر میں ہوتا تھا جادو کا اثر
فی الحقیقت تھا وہ اک جادو رقم جادو بیاں

کیا بتاؤں میں خدا بخشے عجب ہستی تھی وہ
آدمی ہو کے بھی تھا اوس پہ فرشتہ کا گماں

ہستیٔ مائل پہ جیسے ناز کرتی تھی زمیں
فخر اوس کی ذات پہ کرتا تھا یوں آسماں

مجھکو بھی اب یہ ہے شایاں لکھہ تقا سال فنا
مخزن دُرّ فصاحت عارف علم زباں

جناب منشی محمد سرفراز الدین حسین صاحب احقر سنگھانوی

چیدہ سر دفتر محکمہ میونسپل کمیٹی جیپور۔ یادگار کریم الاخلاق مائل

حیف صد حیف مائل خوش گو
آج ملک عدم کو راہی ہے

شہرت خوش کلامی مائل
ماہ سے لے کے تا بہ ماہی ہے

اٹھہ گیا ہائے لطف شعر و سخن
بزم اشعار میں تباہی ہے

اوس کا سال وفات لے احقر
سطوت عظمت الٰہی ہے

جناب شیخ محمد مستجاب علی حبیب عباسی منصرم ٹھکانہ جات کوٹ

حال موسوم منصرم ٹھکانہ راۓ پور علاقہ ہنڈون

موت پر ایسی ہمیں رنج نہ ہو کس لئے
اٹھہ گیا دنیا سے آہ شاعر نازک خیال

شعر و سخن میں اوستاد ایسی نہیں کچھ دنوں میں | کہتے تھے شاعر جسے سحر بیان بے مثال

لکھدے تو ہاتف غیب سے سال وفات اوسکا بیاں
شاعر مقبول عصر آہ پل بشیریں مثال

ہدیہ نایاب عزیز با تمیز جناب مولوی محمد اکرام الدین صاحب مایہ ادب نا اولی عہمالی
پسر انصاف پسند شاغل تخلص شعر ملک یا آبرو ۔

کیا ہوا یہ چلتے پھرتے کیوں تقی شفق | چلدئے اس دار فانی سے سوئے باغ جناں
اب نظر آتا نہیں ایسا زبان آور کوئی | تھا سخن کی جان وہ اور شعر کی روح رواں

لکھدے تو سن الہی میں یہ بابو سال فوت
کوکب برج فصاحت رونق ملک بیاں

متفرق مادہ ہائے وفات زبدۃ الملک مائل

(۱) رفت سحر بیان میرزا مائل ۔ (۲) عالی وقار افضل الشعرا (۳) تاریخ ملک تغزل
(۴) وہ روح روان شاعر نامور (۵) عمدۃ الملک محمد تقی بیگ مائل (۶) باعث بہار گلشن سخن
(۷) فخر اکرم فردوس بریں (۸) بہشت شد مائل میرزا (۹) رفت بصد الطاف میرزا مائل
(۱۰) ہے شہادت مائل جادو بیاں کی موت (۱۱) رفت از دار فنا شاعر گردون جناب
بستی جا چو ازلی سید محمد انور علی ساہنپوری ۔ مشرف افسر پولیس پاپوڑ حال بشیر
یادگار مائل از ہم نشین بانجام رسید

# تقریظ رعنا

۱۹۳۰ء

برائے رسالہ اندوہ بیان شاہد غم

از نتیجہ فکر جوہر دانش ۔ عالیجناب بابرکات مولوی محمد احتراق الدین صاحب حسب

مشہور بزم شاغل تخلص نائل ۔ انسپکٹر پولیس دار الامن جے پور

جس طرح جلوۂ حسن کی صحیح تعریف ۔ ترکیب الفاظ سے ناممکن ہے اسی طرح استاذی بدیع عصر عالیجناب ہادی پاک میرزا محمد تقی بیگ صاحب مائل دہلوی کے کلام عالی مرتبت کی توصیف بھی فکر اصحاب تحریر سے بالاتر ہے کیونکہ مرحوم بلند مراتب کے کلام میں ۔ فی الحقیقت سلاست زبان ۔ جدت ادا دلپذیر ۔ کثرت آمد حسن سخن ۔ رونق متانت کلام ۔ نشست عجاءہ الفاظ ۔ شوخی رموز حسن بیان ۔ بندش مضامین خاص ۔ اصول نکات حقیقت و معرفت ۔ کی عمدہ خوبیوں کے علاوہ ۔ جو خاص وجدانی کیفیت ۔ اور اخلاق و منقول پائی جاتی ہے ۔ اور جس سے ہر صاحب فن کو بقدر فہم عوام ۔ استفادہ لوازمہ سخن حظ شان کلام ۔ گنج علم شاعری حاصل ہوتا ہے جسکی توصیف میں الفاظ ہی نہیں ہیں ۔ ایسے بزرگ برتر و صاحب فہم ۔ فصیح شاعر نظیر سخن بے ہمہ دان بزم کلام ۔ یگانہ نامور کا غم و ماتم ۔ دنیا میں جسقدر اور جہانتک کیا جائے کم ہے بلکہ اونکے لئے ایک دائمی یادگار قائم کیا جانا از بس لازمی تھا ۔ مجھے اسکا کچھ خیال ہوا تھا ۔ مگر یہ سنکر احتباس فکر جاتا رہا ۔ کہ اخی معظم عالی حوصلہ بلند فکر عالیجناب منشی سید محمد انور علی صاحب ساہری دانا افسر پولیس جے پور پنشن یافتہ ۔ اس ضرورت و بلند پایہ کام کا احساس فرمایا ۔ یعنی جن جن شعرا عالی تمکین نے بیادگار وفات ایسے میرزا مائل مرحوم ۔ پاکیزہ تاریخی کلام یا نوحے یا قطعے اپنے لاجواب مدح والم زیب قلم فرمائے ہیں ۔ اون سب کو ایک جگہ جمع کرکے یہ رسالہ عجیب مرتب فرمایا ۔ اور اسکا

نام بھی بلحاظ حالات مناسب شاہد غم حامل اسرار تاریخی رکھا۔ اور اس میں یہ کمال قابلیت جوہر دانائی
دکھلایا۔ کہ صاحب کلام کے نام و لقب کو بھی باہم تاریخی بتایا۔ اور جو حالات زندگی جناب مرزا صاحب
مرحوم ممدوح زماں کے درج کئے۔ وہ بھی پابند تاریخ کئے۔ بلکہ اس رسالہ میں یہہ صنعت ملحوظ
رکھی۔ کہ اوسکا کوئی لفظ نثر بھی خالی از جادۂ تاریخ نہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ ادیب عہد مولف نے
بہمت شاقہ ایک بدیع ملک عدیم المثال مطبوع جہاں مجسم شاہد غم پیدا کردیا کہ دنیائے
ادب کی جمیع بہترین پولیس کے وہم و گمان میں بھی۔ ایسی لاجواب شہادت تبئیں کا فراہم ہونا
ناممکن ہے۔ پس بحالات صدر یہ رسالہ احسن الکلام۔ اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں۔ اور
غم میرزا مائل مرحوم پاک دین کا منصفانہ صحیح ترجمان ہونے کے علاوہ۔ دنیائے ادب میں
صنف تاریخ گوئی کا۔ بہتر و افضل نام آور نمونہ ہے۔ اور مولف کی ذہانت طبع افروز
و ذکاوت کنز علم۔ و تلامذہ ادب کی حسن عقیدت۔ احباب معاصرین بے بہا کی مودت اخوت
کی بے نظیر جواہر نگار یادگار ہے۔

از شاغل دعا گو عثمانی نارنولی جے پوری
۱۳۴۹ ه

قطعہ تاریخ طبع عطیہ صاحب کرم معدن وفا جناب منشی سید ذاکر حسین صاحب اثر مرہوی عفی عنہ اطہر

| | |
|---|---|
| قطعات انتقال مائل کا یہ رسالہ | دنیائے شاعری میں ہے ایک کتاب ماتم |
| تاریخ طبع کی تھی فکر اسے اثر جو مجھکو | آئی صدائے ہاتف - بے مثل شاہد غم |
| | ۱۹۳۱ |

دیگر قطعہ معجز نما تاریخ طبع از حکیم سید محمد شمس الدین صاحب ضیا منیجر مہر لال پریس جیپور

| | |
|---|---|
| شاہد غم کی اشاعت کی تھی سب کو آرزو | آج مقصد ہو گیا پورا بفضل کردگار |
| سال طبع شاہد غم تو یہہ شمس الدین لکھہ | کیا چھپی ہے حضرت مائل کی اعلیٰ یادگار |

# لایق ملاحظہ جمیع اصحاب

جملہ اصحاب معززین مقبول دہر شعرائے نامدار و ناقدان کلام کی خدمت محمود میں اطلاعاً التماس ہے۔ کہ قبلۂ طالبان کلام عالیجناب میرزا محمد تقی بیگ صاحب مایل دہلوی مرحوم۔ ناظم سحر کلام۔ آخری شمع سخن معجز بیان شعرائے ہندوستان۔ کا دیوان دلفریب بنا بر طبع زیر ترتیب ہے۔ امید ہے کہ عنقریب زینت بوستان طبع ہو کر بخدمت شائقین اہل کمال پیش ہوگا پس جو حضرات صاحب وفا پہلے سے اپنا نام نامی فرد خریداری میں درج کرادینگے وہ مقرر مستحق رعایت ہونگے جو صاحبان اہل ادب خریدار ہونا چاہیں وہ محب جہاں جناب لالہ چند بہاری لال صاحب صبا جاگیردار جے پور چوکڑی گنگا پول کو لکھیں۔

المشتہر عبد خزیں سید محمد انور علی سانبہری

نیز افسر پولس جے پور پنشنر